عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد ۴

شمارہ ۳۵

شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کی
حق گوئی و بے باکی

حیات و نزول
حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کی حکمتیں!

وہ کھیلا کرتا رہا
اس نے ایوانِ صدر
کے ریکارڈ جلا ڈالے

ایک قادیانی کی داستان

کفر و زندیقیت
کا دوسرا نام مرزائیت ہے

مسلمانانِ عالم کیلئے

آج کے دور میں

ہر گھر کی ضرورت

چینی کے برتن

ہم

نفیس، خوبصورت اور خوشنما ڈیزائن چینی (پورسلین) کے اعلیٰ قسم کے برتن بناتے ہیں

استعمال میں اعلیٰ — چلنے میں دیرپا

ایک بار آزمائیے

دادا بھائی سرامک انڈسٹریز لمیٹڈ ۲۵/بی سائٹ کراچی فون ۲۹۱۴۳۹

S-I.-T-E

خالص اور سفید —— صاف و شفاف

شکر (چینی)

باوانی شوگر ملز لمیٹڈ

پتہ

حبیب اسکوائر ایم اے جناح روڈ (بندر روڈ)

کراچی

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ کراچی

جلد نمبر ۴ شمارہ نمبر ۳۵

۳ تا ۹ جمادی الآخر ۱۴۰۶ھ

بمطابق

۱۴ تا ۲۰، فروری ۱۹۸۶ء

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم

سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمان — مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مولانا بدیع الزمان — ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مولانا منظور احمد الحسینی

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

شعبۂ کتابت

محمد عبدالستار واحدی، امجد محمود

بدل اشتراک

سالانہ ۱۰۰/- روپے — ششماہی ۵۵/- روپے

سہ ماہی ۳۰/- روپے — فی پرچہ ۲/- روپے

رابطۂ دفتر

مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۷۱۱۶۷۱

مجلس مشاورت

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن	پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف	برما
حضرت مولانا محمد یونس	بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان	متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں	جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا	برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم	کینیڈا
حضرت مولانا سعید الفگار	فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد	عبدالرؤف جتوئی	پشاور	نورالحق نور
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب	مانسہرہ/ہزارہ	سید منظور احمد آسی
لاہور	ملک کریم بخش	ڈیرہ اسمٰعیل خان	ایم شعیب گنگوہی
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد	کوئٹہ	نذیر تونسوی
سرگودھا	ایم اکرم طوفانی	حیدرآباد سندھ	نذیر بلوچ
ملتان	عطاءالرحمان	تھرپارکر	ایم عبدالواحد
بہاولپور	ذبیح فاروقی	سکھر	ایچ غلام محمد
ڈیرہ غازیخان	حافظ خلیل احمد رانا	ٹنڈو آدم	حماد اللہ عرف ولی اللہ

بیرون ملک نمائندے

کینیڈا	آفتاب احمد	ناروے	غلام رسول
ٹرینیڈاڈ	اسمٰعیل ناخدا	افریقہ	محمد زبیر افریقی
برطانیہ	محمد اقبال	ماریشس	ایم اخلاص احمد
اسپین	راجہ حبیب الرحمٰن	ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ
ڈنمارک	محمد ادریس	بنگلہ دیش	محی الدین خان

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپے
کویت، اومان، شارجہ، دوبئی،	
اردن اور شام	۲۲۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۲۸۰ روپے
افریقہ	۳۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

عبدالرحمان یعقوب باوا نے کلیم الحسن نقوی انجمن پریس سے چھپوا کر ۲۰/ب سے سارہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی سے شائع کیا۔

اخبار ختم نبوت

قادیانیوں کے بارے میں وزارت مذہبی امور کی وضاحت اسلام دوستی کا ثبوت ہے

مارشل لاء کے اٹھائے جانے کے بعد قادیانیوں نے اپنی عبادت گاہوں میں آذانیں دینا شروع کردیں کہ اب مارشل لاء ختم ہوچکا ہے اور ہم آذان دے سکتے ہیں بعض مقامات پر انہوں نے آذانیں بھی دیں۔ راولپنڈی مری کارروڈ پر قادیانیوں نے اپنی عبادت گاہ میں آذان دی جس کا نوٹس ڈی سی راولپنڈی نے لیا اور آذان دینے والے قادیانی کو گرفتار کرلیا جس کے بعد وزارت مذہبی امور نے ایک وضاحتی بیان جاری کیا کہ قادیانیوں کے خلاف ۲۹۸ بی اور ۲۹۸ سی برقرار ہے جس کے تحت نہ تو قادیانی اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہہ سکتے ہیں اور نہ ہی آذان دے سکتے ہیں مگر بعض مقامات پر اب بھی قادیانی آذانیں دے رہے ہیں مگر مقامی انتظامیہ اس بات کا نوٹس نہیں لے رہی۔

مولانا عبدالرؤف مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد نے حکومت کو خبردار کیا کہ قادیانیوں کو آذان دینے سے باز رکھا جائے اور اس جرم کے مرتکب قادیانیوں کو عبرتناک سزا دی جائے۔ قادیانیوں کے بارے میں وزارت مذہبی امور کی وضاحت کو مولانا موصوف نے اسلام دوستی سے تعبیر کیا۔

قادیانی آرڈیننس کے تحت سزا جرأت مندانہ فیصلہ!

خطیب شاہی مسجد پسرور وامیر مجلس تحفظ ختم نبوت پسرور نے ملک مشتاق احمد باسط مجسٹریٹ درجہ اول ٹوبہ ٹیک سنگھ کے فیصلہ کو جس کے مطابق ایک قادیانی کو کلمہ طیبہ کا بیج لگانے کے الزام میں ایک سال قید کی سزا سنائی ہے سراہتے ہوئے اسے ایک روشن مثال قرار دیا اور انہیں مبارکباد پیش کی۔

ختم نبوت یوتھ فورس (کنری) کا انتخاب!

پچھلے جب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مولانا قاضی اللہ یار کنری تشریف لائے تو ان کی زیر نگرانی ختم نبوت یوتھ فورس کی مقامی جماعت کا انتخاب عمل میں آیا۔ اس سلسلے میں یوتھ فورس کے مقامی دفتر میں ایک اجلاس ہوا۔ اجلاس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کنری کے ناظم اعلیٰ جناب ایم عبدالواحد شعبہ نشر واشاعت کے سیکرٹری جناب قیصر سلطان بھی موجود تھے۔ اجلاس نے متفقہ طور پر جناب عبدالغفار مغل کو صدر، جناب محمد صفدر صاحب کو نائب صدر، جناب الطاف حسین کو جنرل سیکرٹری، جناب عبدالستار چوہان کو جوائنٹ سیکرٹری جناب محمد حنیف خان کو خازن اور اطلاعات ونشریات کے سیکرٹری کے لئے قمر تبسم کا انتخاب عمل میں آیا۔ بعد میں ان عہدیداروں نے اپنے ایک اجلاس میں جناب محمد یونس پٹھان جناب محمد اقبال قائم خانی اور محمد اشفاق مغل کو مجلس شوریٰ کے لئے رکن نامزد کیا۔

اب کیا شک رہ جاتا ہے کہ قادیانی یہودیوں کے ایجنٹ ہیں! قمر تبسم

کنری پاک: تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس کنری کے اطلاعات ونشریات کے سیکرٹری جناب قمر تبسم نے روزنامہ نوائے وقت میں شائع شدہ قادیانی سربراہ کی مسلمان دشمن ملک اسرائیل کے صدر سے ملاقات کی تصویر کی اشاعت پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ان قادیانی نواز مسلمانوں کی سوئی ہوئی غیرت کو جاگ جانا چاہیئے ان کی آنکھیں کھل جانی چاہیئں کہ قادیانی جماعت کیا ہے اور وہ کس کے لئے کام کر رہے ہیں۔ اب کسی غیرتمند مسلمان کو یہ شک نہیں رہنا چاہیئے کہ قادیانی یہودیت کا مہرہ ہے یہ ان کے پیدائشی ایجنٹ ہیں۔

ڈاکٹر عبدالسلام پر بغاوت کا مقدمہ چلایا جائے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کے امیر نے صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق اور وزیراعظم جناب محمد خان جونیجو کو ایک خط تحریر کیا ہے جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ اخبار جنگ لاہور مورخہ ۸۶-۱۰-۵ میں یہ خبر پڑھ کر انتہائی زیادہ صدمہ اور دکھ ہوا ہے کہ مشہور قادیانی مرتد اور پاکستان کے اسلامی دشمن ڈاکٹر عبدالسلام نے اسلامی ممالک کی دولت مشترکہ قائم کرنے کی تجویز پیش کی ہے ڈاکٹر سلام قادیانی مرتد نے مسلمان ممالک کو یہ تجویز پیش کرکے خود کو مسلمان ظاہر کیا ہے جو اسلام، پاکستان، آئین پاکستان اور مقدس تاریخی آرڈیننس نمبر ۲۰ مورخہ ۸۴ء ۲۶ کی کھلم کھلا بغاوت، توہین اور مذاق ہے اور پاکستان اور پاکستان کی اسلامی حکومت کی عزت اور وقار کو اپنے پاؤں تلے روندنے کے مترادف ہے دوسرے یہ کہ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی مرتد کو نوبل پرائز قادیانیوں کے اسرائیلی فوج میں بھرتی ہوکر فلسطینی اور بیروتی مسلمانوں کا قتل عام کرنے کی وجہ سے یہودیوں نے دلایا ہے۔ مسلمان حکومتوں کو کسی قسم کا بھی مشورہ دینے یا تجویز پیش کرنے دولت مشترکہ کا حق اور اختیار کس حکومت نے دیا ہے؟ اگر کسی مسلمان حکومت نے کم علمی کی وجہ سے ایسی اجازت دی ہے تو اس سے یہ اجازت فوراً واپس لی جانی چاہئے اور اسے وارننگ دی جائے کہ اگر اس نے آئندہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے کیلئے مسلمانوں اور ان کی حکومتوں کو کوئی مشورہ یا تجویز پیش کی تو اس کو پاکستان واپس لاکر اس پر بغاوت پاکستان آئین پاکستان، حکومت پاکستان اور اس کے آرڈیننس کی بغاوت کا مقدمہ چلا کر پھانسی کی سزا دی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس عظیم نیک عمل کی توفیق دے، اور اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے بہت ہی زیادہ راضی اور خوش ہوں۔ آمین"

ختم نبوت یوتھ فورس کا احتجاج

کنری پاک (نمائندہ ختم نبوت) گذشتہ دنوں تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس کا ایک ہنگامی اجلاس مقامی دفتر میں منعقد ہوا جس میں شریپند مرزائیوں کی طرف سے پورے شہر میں اشتعال انگیز پمفلٹ اور قادیانیوں کی مذہبی کتابوں کی تقسیم پر سخت احتجاج کیا گیا ہے یوتھ فورس کے جاری کردہ اعلامیہ میں مقامی انتظامیہ اور بالا حکام سے اپیل کی گئی ہے کہ ان پمفلٹ اور شرانگیز ارتدادی تبلیغی کاروائیوں کو قانون کے مطابق روکا جائے ورنہ شہر کے پرامن ماحول کو خطرہ ہے۔

چنیوٹ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

۲۸ نومبر بروز جمعۃ المبارک یک روزہ ختم نبوت کانفرنس شاہی مسجد چنیوٹ میں منعقد ہوئی۔ صبح کا اجلاس تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا۔ حفیظ جالندھری کی نعت کے بعد مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے خطاب فرمایا۔ مولانا نے عقیدہ ختم نبوت کی عظمت اور مسلمانوں کی ذمہ داریوں پر فکر انگیز بیان فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ خدا تعالیٰ کے کروڑوں احسان ہیں کہ کبھی قادیانی فتنہ کے خلاف بات کرنا قابل تعزیر جرم تھا لیکن آج قادیانیت ایک گالی بن چکی ہے۔

مولانا جالندھری نے شہدائے ختم نبوت کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا۔ جنہوں نے اپنے خون جگر سے نے اپنے خون جگر سے تحریک ختم نبوت کو ایک ولولہ تازہ دیا اور مسند پر بٹھا دی کامیابیاں شہدائے ختم نبوت کے خون کا صدقہ ہیں۔

دوسرا اجلاس جماعت کے معمر راہنما مولانا احمد حسین شاہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ حافظ محمد شریف چمن آبادی نے نے بدیہ نعت پیش کی۔ اس اجلاس کے آخری مقرر مولانا اللہ وسایا تھے۔ مولانا اللہ وسایا نے اپنی مفصل تقریر میں قادیانی نبی نبوت کے مذہبی عقائد کو کھل کر بیان کیا۔

تیسرا اجلاس بعد نماز عشاء مولانا محمد اشرف ہمدانی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں مولانا حافظ عبدالحق ورید پکا۔ جناب آغا مرتضیٰ پویا صاحب۔ مولانا علی غضنفر کراروی۔ مولانا محمد حسین چنیوٹی۔ صاحبزادہ طارق محمود۔ مولانا ضیاء الدین آزاد۔ مولانا منیب الرحمٰن۔ مولانا احمد یار جاریاری نے خطاب کیا۔ جب کہ نعت محمد شریف نے پیش کی۔ اور نظم کے ذریعے صوفی حفیظ جالندھری نے سامعین کو گرمایا۔

مولانا منیب الرحمٰن خلف الرشید مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی نے اپنے خطاب میں کہا کہ مرزائیت کے دن گنے جا چکے ہیں۔ انشاء اللہ اس فتنہ فساد کا قلع قمع ہو کر رہے گا مولانا محمد حسین چنیوٹی خطیب بادشاہی مسجد نے اپنی تقریر میں اعلان کیا کہ مسئلہ ختم نبوت پر میری خدمات حاضر ہیں۔ شاہی مسجد چنیوٹ انشاء اللہ ختم نبوت کا قلعہ ثابت ہوگی۔ انہوں نے توہین اسلام اور قرآن کرنے والے قادیانی گروپ انسپکٹر کے خلاف غم و غصے کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ اسلام کے نام پر حاصل کردہ ملک کے اندر توہین قرآن برداشت نہیں کی جا سکتی۔ اگر اس قادیانی افسر کے خلاف کاروائی نہ کی گئی تو حالات کی ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی۔

مولانا محمد اشرف ہمدانی نے جماعت کی پالیسی کی وضاحت کی اور کہا کہ ہماری جماعت غیر سیاسی تنظیم ہے۔ صاحبزادہ طارق محمود ایڈیٹر لولاک نے کہا کہ قادیانیت دم توڑ رہی ہے وہ وقت دور نہیں جب قادیانیت کے تابوت کو دریا کے چناب میں پھینکا جائے گا۔ شیعہ عالم علامہ علی غضنفر کراروی نے دل نشین تقریر میں اعلان کیا کہ قادیانی فتنہ کی بیخ کنی اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے سلسلہ میں ہم پہلے مسلمان ہیں پھر شیعہ۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ قادیانیت کے خلاف سنت صدیقی پر عمل کیا جائے یہ اس مسئلے کا واحد حل ہے۔ جناب آغا مرتضیٰ پویا ایڈیٹر دی مسلم اسلام آباد نے اپنے خطاب میں قادیانی جماعت کے مکر و فریب کا پردہ چاک کیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی جماعت انگریزی سامراج کی یادگار ہے یہ ایسی خطرناک پولیٹیکل جماعت ہے جو اپنے آقاؤں کے مخصوص مفادات کے لیے کام کر رہی ہے۔ قادیانی جماعت کے ساتھ پاکستان کے اندر وہی سلوک ہونا چاہیے جو ایران میں بہائی جماعت کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اہل حدیث مکتب کے مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی اجلاس کے آخری مقرر تھے۔ انہوں نے نہایت دردمندی کے ساتھ مسلمانوں کے تمام فرقوں سے اپیل کی کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم المرسلینی کی خاطر اکٹھے ہو جائیں۔

کنری میں کلمہ طیبہ کی توہین پر احتجاج

عمرکوٹ (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت عمرکوٹ کے راہنماؤں کا ایک اجلاس عمرکوٹ میں مولانا محمد طاہر۔ مولانا احمد علی۔ مولانا مراد علی۔ جمیل بابر حیدر شاہ۔ منظور شاہ۔ عبدالقیوم۔ محمد صدیق ناگوری عمران شاہ۔ شہزاد قائم خانی۔ شہزاد شاہ۔ محمد اسلم انور راج۔ عبدالجبار قریشی۔ محمد اسلم اور حبیب خان و دیگر راہنماؤں نے شرکت کی۔ اجلاس میں کنری میں کلمہ طیبہ کی توہین کرانے پر زبردست اظہار افسوس کیا گیا۔ ان راہنماؤں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ کلمہ طیبہ کی توہین کرانے والے قادیانیوں کے خلاف کاروائی کی جائے۔ اور یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کی عبادت گاہوں سے کلمہ طیبہ کو مٹایا جائے چونکہ قادیانی کلمہ طیبہ کی توہین کر کے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کر رہے ہیں۔

قادیانیوں سے اسلحہ فوری ضبط کیا جائے

عمرکوٹ (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی راہنما عمران شاہ نے اپنے ایک بیان میں ڈی سی تھرپارکر اور مقامی انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ عمرکوٹ اور اس کے گرد و نواح میں آباد شرپسند قادیانیوں کا جائز و ناجائز اسلحہ فوری طور پر ضبط کیا جائے۔ کیونکہ اس سے پرامن مسلمانوں کو خطرہ لاحق ہے۔

اخبار ختم نبوت

ربوہ کالج کی زمین قادیانیوں کے قبضہ سے واپس لی جائے

مولوی فقیر محمد

فیصل آباد مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں نواز شریف سے اور چیئرمین بورڈ آف ریونیو پنجاب سے اپیل کی ہے کہ گورنمنٹ ٹی آئی کالج ربوہ کے نام مخصوص ۳۵ کنال اراضی پر قادیانیوں کا ناجائز قبضہ ختم کرکے محکمہ تعلیم پنجاب کے سپرد کی جائے اور گورنمنٹ ٹی آئی ہائی سکول ربوہ کی حدود کے اندر چھ کنال رقبہ پر لنگر خانہ کے نام پر ناجائز قبضہ بھی ختم کرایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے یکم اپریل ۱۹۷۲ء کو نیشنلائزڈ سکیم کے تحت مذکورہ بالا تعلیمی ادارہ کو اپنی تحویل میں لے لیا تھا۔ جبکہ انجمن احمدیہ ربوہ نے کالج کے لئے مخصوص ۵۳۵ کنال ۱۹ مرلے زرعی اراضی حکومت کے سپرد نہ کی اور ملی بھگت سے اس پر ناجائز قبضہ برقرار رکھا۔ عدالتی چارہ جوئی پر ایڈیشنل کمشنر ریونیو فیصل آباد نے ۲۹ جولائی ۸۴ء کو اس اراضی کا فیصلہ محکمہ تعلیم پنجاب کے حق میں کر دیا۔ جس کے مطابق ۲۹ اگست ۸۴ء کو محکمہ تعلیم کے نام باقاعدہ انتقال کر دیا گیا۔ اور صوبائی محکمہ تعلیم نے ۵ نومبر ۸۴ء کو ایک مراسلہ کے ذریعہ ڈپٹی کمشنر جھنگ کو لکھا کہ انجمن احمدیہ ربوہ سے کالج کی زمین کا قبضہ لے کر محکمہ تعلیم پنجاب کے حوالہ کیا جائے چونکہ قادیانیوں کے ہاتھ بہت لمبے ہوتے ہیں اور اکثر قادیانی کلیدی عہدوں پر فائز ہیں جو اپنے اثر و رسوخ سے عمل درآمد رکوانے میں کامیاب ہو گئے۔ جس کی وجہ سے یہ مسئلہ ۱۹۷۲ء سے کھٹائی میں پڑا ہوا ہے انہوں نے مطالبہ کیا کہ اگر یہ کیس ممبر کالونیز بورڈ آف ریونیو پنجاب کے پاس ہے تو اس کا فیصلہ کرکے کالج کی زمین کو محکمہ تعلیم کے حوالہ کی جائے۔

عقیدہ ختم نبوت اسلام میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے عیسیٰ علیہ السلام کی حیات قرآن و حدیث سے ثابت ہے

اسلام آباد مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے مبلغ مولانا عبد الرؤف نے جامع مسجد فاروق اعظمؓ جی ۹ میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ قرآن پاک میں مسئلہ ختم نبوت کی وضاحت کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک سو آیات نازل فرمائی ہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو سو دس احادیث اس بات کی دلیل ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد کوئی نیا نبی ظلی بروزی تشریعی غیر تشریعی طور پر نہیں آ سکتا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعویٰ نبوت کفر ہے مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریز کے ایماء پر نبوت کا دعویٰ کر کے جہاد کی حرمت اور انگریز کی اطاعت کے لئے کام کیا اور مسلمانوں پر کفر کے فتوے لگاتا رہا اور عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا انکار کرکے خود کو مسیح موعود کہا تھا مولانا عبد الرؤف نے اپنے بیان کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ قرآن پاک کے اندر اللہ رب العزت نے عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کی نفی اور ان کے نزول کا ذکر فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام کو یہودی قتل کرنا چاہتے تھے جس کے لئے انہوں نے ایک آدمی مقرر کیا مگر جب وہ اندر گیا تو اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لیا اور اس کو عیسیٰ علیہ السلام کی ہم شکل بنا کر مار دیا تو یہودیوں نے سوچا کہ اگر یہ عیسیٰ علیہ السلام ہیں جو مر چکے ہیں تو ہمارا آدمی کہاں گیا اور اگر یہ وہ آدمی ہے تو عیسیٰ علیہ السلام کہاں ہیں اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کے عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کئے جانے اور صلیب پر چڑھائے جانے کی بھی نفی کی اور ان کے شک کو بھی یقین کے ساتھ ختم کیا کہ نہ تو عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کیا گیا نہ صلیب پر چڑھایا گیا لیکن ان کو شبہ ہو گیا تھا تو پھر اللہ تعالیٰ نے بل رفعہ اللہ الیہ وکان اللہ عزیزا حکیما بلکہ فرمایا کہ ہم نے عیسیٰ علیہ السلام کو اٹھا لیا اپنی طرف۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عیسیٰ ابن مریم قیامت کے قریب دمشق کی جامع مسجد کے شرقی مینارے اتریں گے۔ اور زرد رنگ کی چادروں میں ملبوس ہوں گے امام مہدی مصلے پر کھڑے ہوں گے عیسیٰ علیہ السلام آواز دیں گے سیڑھی منگوائی جائے گی اور عیسیٰ علیہ السلام سیڑھی کے ذریعے اتریں گے امام مہدی امامت کے لئے عیسیٰ علیہ السلام کو اشارہ کریں گے عیسیٰ علیہ السلام پہلی نماز امام مہدی کے پیچھے پڑھیں گے۔ اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام چالیس سال تک زندہ رہیں گے خنزیر کو قتل کریں گے صلیب کو توڑیں گے دجال کو قتل کریں گے شادی کریں گے ان کی اولاد ہوگی اس کے بعد ان پر وفات آئے گی اور میرے روضہ اطہر میں دفن کئے جائیں گے۔ مولانا عبد الرؤف نے فرمایا کہ کائنات کا نظام درہم برہم ہو سکتا ہے پتھر کے ذرے سے آواز آ سکتی ہے زمین و آسمان اپنی جگہ چھوڑ سکتے ہیں ہوائیں فضائیں خوشبوئیں بدل سکتی ہیں مگر خدا کا قرآن اور محمد مصطفےٰ کا فرمان کبھی غلط نہیں ہو سکتا۔ آخر میں جمعہ کے اجتماع میں موجود مسلمانوں کو جماعت کے کارہائے نمایاں سے روشناس کرایا اور آپس میں اتحاد اور اتفاق پر زور دیا اور کہا کہ مرزائی بدستور غیر مسلم ہیں حکومت کو چاہیے کہ ان کو شعائر اسلام کے استعمال سے روکے۔

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی

ضلع بہاولنگر کا سالانہ جلسہ

بفضلہ تعالیٰ مورخہ ۲۸-۲۹-۳۰ مارچ ۱۹۸۶ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار ہونا قرار پایا ہے جس میں ملک بھر کے مشاہیر علمائے کرام شرکت فرما رہے ہیں آپ بھی قدم رنجہ فرمائیں۔

محمد قاسم قاسمی مہتمم مدرسہ قاسم العلوم فقیر والی ضلع بہاولنگر

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ختم نبوت یوتھ فورس کا ایک وفد عمر کوٹ کا دورہ کرے گا۔

تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس کنری کے صدر جناب عبدالغفار مغل نے گذشتہ دنوں اپنے ایک بیان میں اعلان کیا ہے کہ یوتھ فورس کا دس رکنی وفد عنقریب عمر کوٹ کے نوجوانوں کی دعوت پر عمر کوٹ شہر کا دورہ کرے گا اس دورہ کا مقصد مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت کو اجاگر کرنا ہوگا۔

ثابت ہو گیا کہ قادیانی اسرائیل کے ایجنٹ ہیں

عمر کوٹ (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی رہنما جمیل بابر نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ اخبارات میں اسرائیلی صدر سے اسرائیل میں متعین قادیانیوں کے نئے سربراہ کی ملاقات کی تصویر کی اشاعت سے یہ بات کھل کر سامنے آگئی ہے کہ قادیانی واقعی اسرائیل کے ایجنٹ ہیں انہوں نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ ہر جگہ قادیانیت کا ڈٹ کر مقابلہ کریں۔

مجلس تحفظ ختم نبوت داتہ کے چھ رہنماؤں کو بری کر دیا گیا

مانسہرہ (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت داتہ کے رہنماؤں کو ڈپٹی کمشنر مسٹر سلیمان غنی نے ۳۰ دسمبر کو باعزت طور پر بری کر دیا مجلس تحفظ ختم نبوت داتہ کے یہ رہنما تحفظ ناموس رسالت کے لئے قانون کے دائرہ میں کوشاں تھے۔ انہی رہنماؤں کی نشاندہی پر قادیانی جماعت داتہ کے مربی یوسف نامی قادیانی اور خورشید احمد قادیانی کے خلاف مقدمہ درج کر کے صدارتی آرڈیننس کی خلاف ورزی پر مذکورہ قادیانیوں کو گرفتار کیا گیا اور ایک ماہ کے لگ بھگ ڈسٹرکٹ جیل مانسہرہ میں رہے۔ اور پھر رہا ہوئے رہائی کے بعد بالآخر الیکٹرا اسسٹنٹ کمشنر مانسہرہ جناب نیکو بار خان نے یوسف نامی قادیانی کو ایک سال قید اور پانچ صد روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔ اور خورشید احمد قادیانی کو عدم ثبوت کی بنا پر بری کر دیا۔ "داتہ" کسی زمانہ میں ربوہ ثانی کہلاتا تھا مرزائیوں کی یہاں بارہ وزری تھی۔ یہاں ایک موثر طبقہ ایسا تھا جو مسلمان ہوتے ہوئے بھی مرزائی نواز تھا۔ قادیانی کے خلاف آواز اٹھانا موت کو دعوت دینا تھا۔ دیندار مسلمان قادیانیوں کے مظالم کا شکار تھے۔ جب یوسف نامی قادیانی کے خلاف آواز اٹھانا موت کو دعوت دینا تھا دیندار مسلمان قادیانیوں کے مظالم کا شکار تھے جب یوسف نامی قادیانی کو سزا ہوئی تو اب وہ دہشت جو کہ قاضی خلیل خان صاحب ادا کیا کرتے تھے۔ داتہ کے قادیانیوں کو اعتراف کرنا پڑا کہ سو چا کہ بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا کے مصداق وہ دوڑے دوڑے مانسہرہ آئے اور اسسٹنٹ کمشنر مانسہرہ مسٹر کامران قریشی کی عدالت میں داتہ کے مرکزی خطیب حضرت مولانا قاضی خلیل الرحمان صاحب (۲) مولانا قاری غازی شاہ (۳) جناب میاں شاہ صاحب (۴) صوفی عبدالرشید صاحب (۵) ابدال خان صاحب (۶) ماسٹر اورنگ زیب صاحب کے خلاف دفعہ ۱۰۷ کے تحت استغاثہ درج کرا دیا۔ اور اے سی مانسہرہ مسٹر کامران قریشی نے ان رہنماؤں کو دس ہزار روپیہ فی کس کا پابند ضمانت کر دیا۔ اور ان رہنماؤں پر پابندی عائد کر دی کہ آئندہ قادیانیوں کے خلاف تم کسی قسم کی تقریر اور کانفرنس نہیں کر سکتے خطبوں میں بھی قادیانیت کے خلاف کچھ نہیں کہہ سکتے۔ چنانچہ اے سی مانسہرہ کے اس فیصلہ کے خلاف ہزارہ ڈویژن میں احتجاج ہوا قراردادیں پاس کرائی گئیں کہ اسسٹنٹ کمشنر کامران قریشی کو تبدیل کیا جائے اور اس کے علاوہ ڈپٹی کمشنر مانسہرہ مسٹر سلیمان غنی کی عدالت میں اپیل دائر کر دی گئی چھ سات ماہ مقدمہ کی تاریخیں پڑتی رہیں اور بالآخر ۳۰ دسمبر کو مجلس تحفظ ختم نبوت داتہ کے رہنماؤں کو ڈی سی مانسہرہ نے بری کر دیا اور اے سی مانسہرہ کے فیصلے کو کالعدم قرار دے دیا۔ اور اس سے قبل اے سی مانسہرہ کو بھی تبدیل کر دیا گیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مانسہرہ کے رہنما فیصلہ کے وقت عدالت میں موجود تھے۔ مجلس کی جانب سے غلام مصطفےٰ خان ایڈووکیٹ۔ سید ظہور احمد شاہ ایڈووکیٹ۔ سید سجاد حسین شاہ ایڈووکیٹ نے پیروی کی۔

حکومت قادیانیوں کی پراسرار سرگرمیوں کا سخت نوٹس لے قادیانی مشرقی پاکستان کی طرح باقیماندہ پاکستان کو بھی ختم کرنے کے منصوبے بنا رہے ہیں ــــ علامہ میاں احمد دین

کنری گذشتہ روز صوبائی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے کنوینر علامہ میاں احمد حمادی نے کنری میں صحافیوں کی پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی پراسرار سرگرمیوں کا سخت نوٹس لے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی مشرقی پاکستان کی طرح اس باقیماندہ پاکستان کو بھی ختم کرنے کا منصوبہ تیار کر چکے ہیں۔ بھوڑ گروپ۔ ڈکیتیاں اور مار دھاڑ کا سلسلہ پہلے ہی سے ان لوگوں نے شروع کر رکھا ہے۔ انہوں نے محب وطن اور بالخصوص علماء اسلام و دین پسند حضرات کو حالات کی نزاکت کا احساس دلاتے ہوئے کہا کہ وہ اپنی صفوں میں مکمل اتحاد کا مظاہرہ کریں اور قادیانیوں کی ملک توڑ مہم کو ناکام بنائیں۔ اور انہیں امت مسلمہ کے اجماعی فیصلہ کو ماننے پر مجبور کریں۔ علامہ نے ربوہ میں قادیانیوں کے کھلے عام لاؤڈ اسپیکر کے استعمال پر سخت تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ قادیانیوں کو ملکی قانون کا پابند کرے ورنہ کسی وقت بھی مسلمانوں کے مذہبی جذبات بھڑک سکتے ہیں بعض جگہ مقامی انتظامیہ صدارتی آرڈیننس نمبر ۲۰ عملدرآمد کرانے میں ناکام ہو چکی ہے علامہ نے کلیدی اسامیوں سے قادیانیوں کو فی الفور ہٹانے اور مولانا اسلم قریشی کو فی الفور بازیاب کرنے اور تفتیشی ٹیم کی ناکامی پر انکے خلاف کارروائی کرنے اور ساہیوال کیس اور بنڈیال گلہ بم کیس کے مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ علماء کرام منتخب نمائندوں کو ختم نبوت کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے قومی اسمبلی کے سامنے پر امن احتجاج کریں گے۔

صدائے ختم نبوت

لاکھ تردید کرو، حقیقت کو چھپایا نہیں جاسکتا

گذشتہ دنوں نائیجیریا کے ایک معروف راہنما اور ممتاز دانشور ڈاکٹر ابراہیم تھاوا بلیو کا انٹرویو اخبارات میں شائع ہوا تھا جس میں انہوں نے قادیانیوں کے درپردہ عزائم طشت ازبام کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ

(۱) ـــــ پاکستان میں قتل و غارت اور مار دھاڑ کا جو سلسلہ چلا ہے اس میں قادیانیوں کی بین الاقوامی زیر زمین تنظیم کا بھی ہاتھ ہے۔ انہوں نے پاکستان میں بے اطمینانی پھیلانے کیلئے مہم تیز کردی ہے جرائم پیشہ افراد کی خدمات حاصل کرلی ہے۔

(۲) ـــــ وہ ہر اس بین الاقوامی انتہائی طاقت سے تعاون کر رہے جو پاکستان کو تہہ و بالا کرنے کی کوشش میں ہے۔

(۳) ـــــ قادیانیوں نے نائیجیریا میں اسلام قبول کرنے والے ایک قادیانی کو قتل کردیا۔

(۴) ـــــ نائیجیریا میں جتنا مسلمانوں کا خون بہا ہے اس میں قادیانیوں اور یہودیوں کا ہاتھ ہے۔

(۵) ـــــ پاکستان میں پنجابیت کو فتنہ نقاب پوش قادیانیوں کا پیدا کردہ ہے۔

(۶) ـــــ ایسٹرڈیم میں پنجابی کانفرنس کے بین الاقوامی سیکرٹریٹ پر روس و بھارت نواز عناصر کا کنٹرول ہے اور اس کا مقصد پنجاب کو پاکستان سے الگ کرنا ہے۔

ہمیں کسی صاحب نے ماہنامہ تحریک جدید ربوہ کا دسمبر ۱۹۸۵ء کا ایک ضمیمہ ارسال کیا ہے جس کے صفحہ ۲ پر پاکستان میں قائم قادیانی سٹیٹ کی وزارت امور عامہ (جسے وہ نظارت کا نام دیتے ہیں) ڈاکٹر صاحب کے اس بیان کی تردید کرتے ہوئے کہا۔

"اس الزام اور اس قسم کے دوسرے الزامات میں قطعاً کوئی صداقت نہیں ایسے بے بنیاد اور بعید از قیاس الزامات جماعت احمدیہ کو بدنام کرنے کی غرض سے ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت شائع کئے جارہے ہیں ـــــ جماعت احمدیہ قانون کا احترام کرنے والی ایک پرامن جماعت ہے۔ قانون شکنی اور فساد انگیز کارروائیوں سے اس کا دور کا بھی واسطہ نہیں"

اس تردید میں قادیانیوں کی وزارت امور عامہ نے یہ بھی لکھا کہ

"بے بنیاد الزام تراشی کی اس مہم میں بعض علماء بھی پیش پیش ہیں"

جو جماعتیں یا تنظیمیں مذہبی سطح پر ظہور میں آتی ہیں ان کا طریقہ کار سیاسی جماعتوں اور تنظیموں سے مختلف ہوا کرتا ہے ـــــ سیاسی تنظیموں کا الگ جھنڈا ہوتا ہے رضاکاروں کی فورس ہوتی ہے انہیں باقاعدہ تربیت دی جاتی ہے، پریڈ کرائی جاتی ہے سیاسی جماعتیں یہ سب کچھ اس لئے کرتی ہیں کہ انہیں اقتدار ملنے کی امید ہوتی ہے ـــــ اقتدار ملنے کے بعد یہی رضاکار تنظیمیں مخالف جماعتوں کو دبانے کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔ قادیانی جماعت اگر مذہبی یا پرامن مقاصد کی حامل جماعت ہوتی تو اس کا جھنڈا الگ نہ ہوتا فرقان بٹالین یا فرقان فورس کے نام سے اس کی رضاکار تنظیم نہ ہوتی، انہیں مسلح تربیت نہ دی جاتی، پریڈ وغیرہ نہ کرائی جاتیں، نشانہ بازی حتیٰ کہ غلیل بازی کی تربیت نہ دی جاتی ـــــ یہ لچھن کسی پرامن یا مذہبی تنظیم کے نہیں ہیں بلکہ قادیانی جماعت مذہب کے روپ میں ایک خطرناک سیاسی تنظیم ہے جسے مغربی استعمار نے اپنے مفادات کے تحفظ اور مسلمانوں کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کے لئے قائم کیا تھا ـــــ غور کیجئے کہ مرزائی جماعت اور ان کا جھوٹا نبی مرزا قادیانی تو یہ کہتا ہے کہ

اب چھوڑ دو اے دوستو جہاد کا خیال   دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

لیکن اس کا بیٹا مرزا محمود یہ کہتا ہے:

"ہماری جماعت مردم شماری کی رو سے پنجاب میں ۵۶ ہزار ہے گو یا بالکل غلط ہے اور صرف اسی ضلع گورداسپور میں تیس ہزار احمدی ہیں مگر فرض کر لو یہ تعداد درست ہے اور فرض کر لو باقی ہندوستان میں ہماری جماعت کے بیس ہزار افراد رہتے ہیں تب بھی یہ ۷۵ - ۷۶ ہزار آدمی بن جاتے ہیں اور اگر ایک احمدی کے مقابلہ میں رکھا جائے تو ہم ۷۶ ہزار کا مقابلہ کر سکتے ہیں اور اگر ایک ہزار کے مقابل پر ہمارا ایک آدمی ہو تو ہم ساڑھے سات کروڑ کا مقابلہ کر سکتے ہیں اتنی ہی تعداد دنیا کے تمام مسلمانوں کی ہے۔ پس سارے مسلمان مل کر بھی جسمانی طور پر ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکتے ـــــ ہم ان پر بھاری ہیں پھر آج کل تو جسمانی مقابلہ (یعنی ہتھیاروں سے مقابلہ ہے) ہے ہی نہیں۔"

(بیان مرزا محمود مندرجہ الفضل قادیان ۲۱ جون ۱۹۳۲ء)

مرزا محمود نے اپنی جماعت کو ایک اور موقع پر یوں ہدایت کی :-

"جو اصحاب بندوق کا لائسنس حاصل کر سکتے ہیں وہ بندوق کا لائسنس حاصل کریں اور جہاں تلوار رکھنے کی اجازت ہے وہاں تلوار رکھیں لیکن جہاں اس کی اجازت نہ ہو وہاں لاٹھی ضرور رکھنی چاہیے ـــــ ہر احمدی کو چاہیے کہ ضروریات زمانہ اور حالات پیش آمدہ کا لحاظ رکھتے ہوئے ضروری سامان مہیا کرے اور اس سے کام لینا سیکھے۔"

(الفضل قادیان جلد ۲۲ ، ۲ مئی ۱۹۳۵ء)

جب بقول ان کے قادیانی جماعت ایک پرامن جماعت ہے اور اس کے مقاصد شریفانہ ہیں تو یہ ایک ایک ہزار مسلمانوں کے مقابلہ میں ایک قادیانی کو بھاری بتانا اسلحہ رکھنے کی تلقین کرنا اور یہ کہنا کہ وہ اس اسلحہ سے کام لینا سیکھیں کیا یہ پرامن جماعت کے کرتوت ہو سکتے ہیں؟

ہر قادیانی پیشوا جب پاکستان کے اندر قائم اپنی قادیانی اسٹیٹ کا سربراہ بنتا ہے تو وہ شکستہ دل، مایوس قادیانیوں کی سوچ کے دھارے بدلنے کے لئے انہیں یہ نوید سناتا ہے کہ "جس غلبہ کاملہ کا وعدہ دیا گیا ہے وہ وقت آن پہنچا ہے عنقریب تم دیکھو گے کہ احمدیت (یعنی قادیانیت کا) جھنڈا پوری دنیا میں لہرائے گا ـــــ پندرھویں صدی غلبہ کی صدی ہے ـــــ یہ احمدیت (قادیانیت) کی صدی ہے ـــــ احباب کو دعائیں جاری رکھنی چاہییں اور چندے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے ـــــ دنیا بامید قائم ـــــ بیچارے قادیانی راکل فیلی کے جھانسے میں آ جاتے ہیں ـــــ پنجابی کی کہاوت ہے "رب دُرے مت گھسے" بیچاروں نے قادیانیت کیا قبول کی ایمان دے کر اپنی عقل بھی قادیان کی راکل فیلی کے پاس رہن رکھ چھوڑی ـــــ یہ نہیں سوچتے کہ مرزا قادیانی بھی خوشخبریاں سناتا رہا بالآخر چلتا بنا، نور الدین بھی نعرے الاپتا رہا فی النار والسقر ہوا، مرزا محمود آیا تو اس نے اپنے دونوں پیشروؤں کے کان کتر ڈالے اس نے بلوچستان کا دورہ کیا تو خوشخبری دی کہ احمدی سٹیٹ کیلئے بلوچستان میں حالات سازگار ہیں وہ یہ حسرت لئے ذلت و نامرادی کی موت مرا ـــــ مرزا ناصر آیا تو اس نے پندرھویں صدی کے آغاز پر آرڈر دیا کہ اب صرف لا الہ الا اللہ ہی چلے گا ـــــ قادیانیوں نے اس نعرے کو اپنایا اور ربوہ کے ہر گھر پر جہاں آج پورا کلمہ لکھنا شروع کر دیا ہے وہاں صرف لا الہ الا اللہ لکھا ہوتا مرزا ناصر بھی "احمدیت" کا اقتدار جلد قائم ہونے کی نوید سناتا رہا ـــــ اور اب مرزا طاہر کے تو کیا ہی کہنے۔

یہ جو قادیانی ارباب اقتدار کی طرف سے "اقتدار آیا کہ آیا" کی رٹ لگ رہی ہے یہ اس بات کا کھلا اور واضح ثبوت ہے کہ قادیانی گروہ مذہب کے روپ میں سیاسی بازی گروں یا اقتدار کے بھوکوں کا ایک ٹولہ ہے۔ آج کی مغربی جمہوریت میں سیاست اور دہشت گردی لازم و ملزوم ہیں۔ قادیانیوں کی سیاسی تکنیک دوسری سیاسی جماعتوں کی بہ نسبت بالکل جدا ہے وہ مذہب، نبوت، مہدویت اور مسیحیت کے روپ میں سیاسی مقاصد حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جس غلبہ کاملہ کی نوید سناتے رہتے ہیں اس سے اسلام کا غلبہ مراد نہیں بلکہ مغربی استعمار کا غلبہ مراد ہے۔

مختصر یہ کہ ڈاکٹر صاحب نے جن قادیانی سازشوں کی نشاندہی کی ہے وہ حقیقت کے عین مطابق ہے۔ قادیانیوں نے پاکستان کے خلاف اپنی مہم تیز کر دی مرزا طاہر کے کیسٹ اس کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ وہ اکھنڈ بھارت کے حامی ہیں اور اپنے پیشوا مرزا محمود کے اکھنڈ بھارت کے نظریہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اپنی کوشش تیز کر دی ہیں۔ ان کے اسرائیل کے ساتھ روابط ہیں اور وہ اسرائیلی فوج میں بھرتی ہیں جس کا تازہ ثبوت وہ تصویر ہے جو یروشلم کے ایک یہودی اخبار میں شائع ہوئی اور جسے نوائے وقت وغیرہ پاکستانی اخبارات نے بھی شائع کیا ہے۔ ملک میں سندھی، غیر سندھی، پنجابی غیر پنجابی کا فتنہ قادیانیوں ہی کا پیدا کردہ ہے۔ جئے سندھ سے ان کے روابط کھل کر سامنے آ چکے ہیں۔ حنیف رامے نے مرزا قادیانی کو پنجاب کا قائد ثابت کیا اور قادیانیوں کے حق میں بیان بازی کی، ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی نے عربی زبان (جو اسلام اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان ہے) کے خلاف بیان دیا یہ تمام حقائق اس بات کا ثبوت ہیں کہ نائجیریا کے ڈاکٹر صاحب نے جو کچھ فرمایا وہ بالکل صحیح اور درست ہے۔

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

خصائل نبوی ﷺ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے گزر اوقات کا ذکر!

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ

حدثنا محمد بن بشار حدثنا صفوان بن عیسٰی حدثنا عمرو بن عیسٰی ابو نعامۃ العدوی قال سمعت خالد بن عمیر و شویسا ابا الرقاد قالا بعث عمر بن الخطاب عتبۃ بن غزوان وقال انطلق انت ومن معک حتّٰی اذا کنتم فی اقصٰی ارض العرب وادنٰی بلاد العجم فاقبلوا حتّٰی اذا کانوا بالمربد وجدوا ھذا الکذان فقالوا ما ھٰذہٖ قالوا ھٰذہٖ البصرۃ فساروا حتّٰی اذا بلغوا حیال الجسر الصغیر فقالوا ھٰھنا امرتم فنزلوا فذکر الحدیث بطولہٖ قال فقال عتبۃ بن غزوان لقد رأیتنی وانی لسابع سبعۃ مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مالنا طعام الا ورق الشجر حتّٰی تقرحت اشداقنا فالتقطت بردۃ فقسمتہا بینی وبین سعد فما منا من اولئک السبعۃ احد الا وھو امیر مصر من الامصار وستجربون الامراء بعدنا۔

خالد بن عمیر اور شویس کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عتبہ بن غزوان کو حکم فرمایا کہ تم اپنے رفقاء کے ساتھ (جو تین سو مجاہد تھے عجم کی طرف) چلے جاؤ اور جب منتہائے سرزمین عرب پر پہنچو جہاں کہ سرزمین عجم بہت ہی قریب رہ جائے تو وہاں قیام کرنا (مقصد ان کی روانگی کا یہ تھا کہ دربار عمری میں یہ اطلاع پہنچی تھی کہ عجم کا ارادہ عرب پر حملہ کرنے کا ہے اور یہ روایت دیگر تذکرے نے عجم سے امداد منگائی ہے جس کا یہ راستہ تھا اس لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس لشکر کو ناکہ بندی کے لئے ارسال فرمایا تھا) وہ لشکر چلا اور جب مربد بصرہ پر پہنچے تو وہاں عجیب طرح کے سفید سفید پتھروں پر نظر پڑے لوگوں نے اول تعجب سے ایک دوسرے سے پوچھا کہ یہ کیا چیزیں ہیں تو لوگوں نے کہا کہ یہ بصرہ ہیں۔ (بصرہ اصل لغت میں سفیدی مائل پتھروں کو کہتے ہیں اس کے بعد پھر شہر کا نام پڑ گیا تو گویا انھوں نے جواب دیا کہ یہ بھی ایک قسم کے پتھر ہیں۔) اس کے بعد حضرت عمرؓ کی ہدایت کے موافق آگے بڑھے اور جب دجلہ کے چھوٹے پل کے قریب پہنچے تو لوگوں نے تجویز کیا کہ حضرت عمرؓ کی تعیین جگہ یہی موقعہ ہے اس لئے وہاں پڑاؤ ڈال دیا۔ راوی نے اس جگہ تمام قصہ (یعنی خراسان کے لشکر کے آنے کا اور عتبہ کے فتح کرنے کا پورا قصہ) مفصل ذکر کیا (مگر امام ترمذیؒ کو چونکہ اس جگہ ذکر کرنے سے مقصود اس وقت کی تنگ حالی کا بیان کرنا تھا جس کا ذکر اس حدیث کے اخیر میں ہے اس لئے تمام حدیث کو مختصر کر کے اس جملہ کو ذکر کر دیا) حضرت عتبہؓ نے فتح کے بعد ایک خطبہ بھی پڑھا تھا جو عربی حاشیہ میں نقل کیا گیا اس میں دنیا کی بے ثباتی آخرت کا دائمی گھر ہونا وغیرہ امور ارشاد فرمائے تھے چنانچہ حمد و صلوٰۃ کے بعد فرماتے ہیں کہ دنیا ختم ہو رہی ہے اور منہ پھیر کر جا رہی ہے دنیا کا حصہ اتنا ہی باقی رہ گیا جیسا کہ کسی برتن کا پانی ختم ہو جائے اور اخیر میں ذرا سا قطرہ اس میں رہ جائے تم لوگ اس دنیا سے ایک ایسے عالم کی طرف جا رہے ہو جو ہمیشہ رہنے والا ہے کبھی ختم ہونے والا نہیں ہے لہٰذا ضروری ہے کہ بہترین ماحضر کے ساتھ اس عالم سے جاؤ اس لئے کہ ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ جہنم (جو اللہ کے نافرمان لوگوں کا گھر ہے) اتنی گہری ہے کہ اگر اس کے اوپر کے کنارہ سے ایک ڈھیلا پھینکا جائے تو ستر برس تک بھی وہ جہنم کے نیچے کے حصے میں نہیں پہنچتا اور آدمیوں سے اس مکان کو بھرا جائے گا۔ کس قدر عبرت کا مقام ہے نیز ہمیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جنت (جو اللہ کے فرمانبردار بندوں کا مکان ہے) اس قدر وسیع ہے کہ اس کے دروازہ کی چوڑائی میں ایک جانب سے دوسری جانب تک چالیس برس کی مسافت ہے اور آدمیوں ہی سے وہ بھی پر کی جائے گی (اس لئے ایسے اعمال اختیار کرو جن کی وجہ سے پہلے مکان سے نجات ملے اور اس مکان میں جو اللہ کی رضا کا مکان ہے داخلہ نصیب ہو۔ اس کے بعدا پنا گزشتہ حال) بیان کیا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی یہ حالت دیکھی ہے کہ میں اُن سات آدمیوں میں سے ایک ہوں جو اس وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے ہمارے پاس کھانے کے لئے درختوں کے پتوں کے سوا کچھ بھی نہ تھا ان کے کھانے سے ہمارے منہ چھل گئے تھے۔ مجھے اتفاقاً ایک چادر مل گئی تھی جس کو میں نے اپنے اور سعدؓ کے درمیان نصف نصف تقسیم کر لی (حق تعالیٰ شانہٗ نے اس تنگ حالی اور تکالیف کا دنیا میں بھی یہ اجر مرحمت فرمایا کہ) ہم سات میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو کسی جگہ کا امیر نہ ہو (چونکہ یہ جماعت بڑی تکالیف برداشت کرنے اور مجاہدات کے بعد امیر ہوئی ہے اس لئے اس کا معاملہ اپنی جماعتوں کے ساتھ بہترین

باقی ۲۶ پہ

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ

حضرت شاہ اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کی

حق گوئی و بیباکی

راشد شکور سیالکوٹ

آئین جواں مرداں حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

حضرت شاہ اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نہایت بے باک طبیعت کے مالک تھے۔ کلمۂ حق کہنے میں کبھی ہچکچاتے اس بات کی کبھی بالکل پرواہ نہیں کی کہ دنیا کیا کہے گی حق گوئی میں کبھی انہوں نے مصلحت کی لاٹھی کا سہارا نہیں لیا۔ اپنے شیخ و مرشد حضرت سید احمد شہید بریلوی علیہ الرحمۃ کا دل وجان سے اس قدر احترام کرتے تھے کہ ننگے پاؤں جوتا بغل میں دبائے سید صاحب کی پالکی کے ساتھ دوڑا کرتے تھے اور اپنے لئے باعث افتخار سمجھتے تھے۔ مولانا شہید کی یہ حالت تھی کہ سید صاحب کی مجلس میں شرکت کرنے اور مجلس میں نشست و برخاست کو خلاف ادب تصور فرماتے تھے۔ سید صاحب کی جوتیاں لے مجلس میں سب سے اخیر میں بیٹھے رہتے تھے۔ کبھی بیٹھے بیٹھے تھکاوٹ ہو جاتی تو وہیں جوتیاں سر کے نیچے رکھ کر لیٹ جاتے کبھی سید صاحب کو جوتا تلاش کرنے کی نوبت نہ آئی جس طرف بھی جا تا بے تکلف نکل جاتے جوتا وہیں موجود پاتے۔

ایک دفعہ حضرت شہیدؒ حضرت سید صاحب کے ساتھ حج سے واپس آ رہے تھے کہ راستہ میں لکھنؤ میں ٹھہرے وہیں حضرت شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ کی وفات کی خبر ملی سید صاحب نے اپنی سواری کا نقرئی گھوڑا آپ کو دے کر فرمایا کہ اسی وقت دہلی چلے جائیں اور مجھے تحقیقی اطلاع دیں کہ آیا شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ کی وفات ہوئی کہ نہیں۔ مولانا شہید بپاس ادب گھوڑے پر سوار نہیں ہوئے کہ مرشد کا خاص گھوڑا ہے بلکہ لکھنؤ سے دہلی تک اس کی لگام تھام کر آ گئے۔ ... تنے احترام اور عقیدت ومحبت کے باوجود ایک دفعہ مولانا نے سید صاحبؒ کو سرِ عام مسجد میں ہی ٹوک دیا۔ واقعہ یہ تھا کہ سید صاحبؒ کی اہلیہ محترمہ کافی عرصہ کے بعد تشریف لائی تھیں صبح کو سید صاحب جماعت میں دیر سے شامل ہوئے تو شاہ صاحب نے کہا "جناب آپ کی اہلیہ ایک شب آپ کے پاس رہیں اور آپ خدائی فرض سے غافل ہو گئے۔ آپ قیامت کے روز اس کا کیا جواب دیں گے۔ کہتے ہیں سید صاحب نے اس غفلت پر اظہار ندامت فرمایا۔

خانہ کعبہ میں مردوں اور عورتوں کا مخلوط داخلہ ہوتا تھا۔ جب شاہ صاحبؒ نے یہ حالت دیکھی تو شمشیر بکف در کعبہ پر کھڑے ہو گئے اور فرمایا "اگر عورتوں کے ساتھ مرد اور مردوں کے ساتھ عورتیں داخل ہوں گی تو گردن اڑا دوں گا۔ اس پر بہت شور وشغب ہوا مگر شاہ صاحب اپنی بات پر جمے رہے اور مشترکہ داخلہ بند کرا کے چھوڑا۔ ملا جیون کے زمانے میں بھی ایک دفعہ ایسا ہوا تھا جسے انہوں نے روک دیا تھا مگر پھر معلوم نہیں کب سے یہ رسم بد جاری ہو گئی جس کو دوبارہ حضرت شہید نے روکا۔

اسی طرح جامع مسجد دہلی کے اندر وہی حوض پر ایک بازار لگا کرتا تھا جس میں سینکڑوں ہندو سٹال لگایا کرتے تھے اور خرید وفروخت کرتے تھے شاہ صاحب نے یہ کیفیت خانہ خدا میں دیکھی تو شدید قلق ہوا۔ اس تمام صورتحال سے حکومت وقت کو اللہ کے عذاب سے ڈرایا۔ جس سے متاثر ہو کر بادشاہ نے فوراً اسے بند کرا دیا۔

ایک روز مولانا شہید جامع مسجد دہلی کے حوض پر بیٹھے وعظ فرما رہے تھے کہ راستے میں تبرکات نکلے۔ مولانا نے مطلق التفات نہ کیا لوگوں نے بھی کہا "اٹھیئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرکات کا احترام کیجئے مگر مولانا نے پرواہ نہ کی۔ کہرام مچ گیا بات اکبر شاہ ثانی تک پہنچی اس نے مولانا کو بلوایا اور واقعہ کی تفصیل پوچھی حضرت شہید نے سارا واقعہ من وعن سنا دیا۔

مولانا نے یہ بھی فرمایا کہ "تبرکات مصنوعی ہیں میں ان کی تعظیم نہیں کر سکتا" بادشاہ نے تلخ لہجے میں کہا "عجیب بات ہے آپ ان کو مصنوعی کہتے ہیں" شہیدؒ نے مسکراتے ہوئے نہایت نرم لہجے میں فرمایا میں تو کہتا ہی ہوں مگر آپ سمجھتے بھی ہیں" اس نے پوچھا "یہ کیسے" فرمایا "سال بھر میں دو دفعہ تبرکات آپ کے ہاں آتے ہیں اور ایک دفعہ بھی آپ ان کی زیارت کے لئے نہیں گئے" تو کیا یہ تبرکات مصنوعی نہیں ہیں؟ بادشاہ ششدر رہ گیا اور کوئی جواب نہ بن پڑا۔

اسی زمانے میں بی بی کی صحنک کا اس قدر رواج تھا کہ حضرت شاہ عبدالقادرؒ کے گھر میں بھی ادا ہوتی تھی اس کے خاص آداب میں سے تھا کہ (۱) کھانے والی صرف عورت ہو (۲) مذکورہ عورت دو خصمی نہ ہو (۳) اس صحنک کو کوئی مرد بھی نہ دیکھنے پائے (۴) گھر سے باہر نہ جائے وغیرہ وغیرہ۔ ایک مرتبہ یہ رسم ادا ہو رہی تھی۔ مولانا شہیدؒ نے منع فرمایا۔ شاہ عبدالقادر علیہ الرحمۃ نے فرمایا "میاں اسماعیل یہ تو ایصال ثواب ہے" مولانا نے عرض کیا حضرت پھر اس کے کیا معنی "وقالوا هذه انعام وحرث حجر لا يطعمها الا من نشاء بزعمهم" شاہ صاحب نے فرمایا واقعی ہمارا اس طرف خیال نہیں گیا تھا اور آئندہ اس رسم کی ادائیگی پہ پابندی لگا دی۔

یہ سب کچھ شاہ صاحب کی بے باک اور مجاہدانہ طبیعت

باقی صفحہ ۳۷ پر

إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ

ایکدم فائر کیا، انگریز پلٹن گھبرا گئی اور
حضرت گنگوہیؒ نے توپ خانہ پر قبضہ کرلیا
حضرت گنگوہیؒ کی فراست کی کہانی، حضرت مدنیؒ کی زبانی۔

یہ اس زمانے کی بات ہے جب ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں اکابر علماء نے انگریز کے خلاف اقدام کا فیصلہ کرلیا اور تھانہ بھون میں حضرت حاجی امداد اللہ رحمہ اللہ کی قیادت میں ایک نظام قائم ہوگیا اور اعلان جہاد پر مشاورت کے بعد سرفروشان دین و وطن سر ہتھیلی پر لے کر ایک منظم طاقت سے ٹکرانے کے لئے گھروں سے نکل کھڑے ہوتے اور تھانہ بھون سے شاملی کی طرف مارچ شروع کردیا جس کا نصب العین دہلی تھا۔ جہاد کی تیاری شروع ہوگئی۔ پھر اطراف و جوانب میں مذکورہ بالا حضرات کے تعمق علم و تصوف اور تشرع کا بہت زیادہ شہرہ تھا۔ ان حضرات کے اخلاص و للّٰہیت سے لوگ بہت زیادہ متاثر تھے۔ جو حضرات ان کی دین داری اور خدا ترسی دیکھتے تھے اس لئے ان پر بہت اعتماد کرتے تھے۔ علاوہ مریدین اور تلامذہ کے عام مسلمان بھی بے حد معتقد تھے اس لئے بہت تھوڑی مدت میں جوق در جوق لوگوں کا اجتماع ہونے لگا۔ اس وقت تک ہتھیاروں پر پابندی نہیں تھی۔ عموماً لوگوں کے پاس ہتھیار تھے جس کو کھانا، سیکھنا، سامان ضروری سمجھتے تھے۔ مگر ہتھیار پرانی قسم کے تھے۔ بندوقیں توڑے دار تھیں۔ کارتوسی اور ٹکلیں نہ تھیں۔ یہ صرف انگریزی فوجوں کے پاس تھیں۔ مجاہدین ہزاروں کی تعداد میں جمع ہوگئے اور تھانہ بھون اور اطراف میں حکومت قائم کرلی گئی اور انگریزوں کے ماتحت حکام نکال دیئے گئے۔ خبر آئی کہ توپ خانہ سہارنپور سے شاملی کو بھیجا گیا ہے۔ ایک پلٹن لا رہی ہے۔ رات کو یہاں سے گذرے گی۔ اس خبر سے لوگوں میں تشویش ہوئی۔ کیونکہ جو ہتھیار مجاہدین کے پاس تھے وہ تلوار، توڑے دار بندوقیں اور برچھے وغیرہ تھے، مگر توپ کسی کے پاس نہ تھی۔ توپ خانہ کا مقابلہ کس طرح کیا جائے گا۔ حضرت گنگوہیؒ نے فرمایا: فکر مت کرو۔ سڑک ایک باغ کے کنارے گذرتی تھی۔ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ کو تیس یا چالیس مجاہدین پر حضرت حاجی امداد اللہ صاحب نے افسر مقرر کردیا تھا۔ آپ اپنے ماتحتوں کو لے کر باغ میں چھپ گئے، اور سب کو حکم کیا کہ پہلے سے تیار رہو جب میں حکم کروں، سب ایکدم فیر کرنا۔ چنانچہ جب پلٹن معہ توپ خانہ باغ کے سامنے پہنچی تو سب نے یکدم فیر کردیا۔ پلٹن گھبرا گئی کہ خدا جانے کس قدر آدمی یہاں چھپے ہوئے ہیں۔ توپ خانہ چھوڑ کر سب بھاگ گئے۔ حضرت گنگوہیؒ نے توپ خانہ کھینچ کر حضرت حاجی صاحب کی مسجد کے سامنے لاکر ڈال دیا۔ اس سے لوگوں میں ان حضرات کی فراست، ذکاوت، فنون حربیہ کی مہارت، معاملہ فہمی اور ہر قسم کی قابلیت کا سکہ بیٹھ گیا۔

شاملی اس زمانے میں مرکزی مقام تھا ضلع سہارنپور سے متعلق تھا۔ وہاں تحصیل بھی تھی۔ کچھ فوجی طاقت وہاں بھی رہتی تھی۔ قرار پایا کہ اس پر حملہ کیا جائے چنانچہ چڑھائی ہوئی۔ انگریزی فوج جو شاملی میں موجود تھی وہ مجاہدین کے ہجوم کو دیکھ کر تحصیل کی چہار دیواری میں محصور ہوگئی اور اندر سے فائر شروع کردیئے۔ مجاہدین کا ہجوم باہر میدان میں تھا۔ جہاں کوئی آڑ نہیں تھی۔ اس طرح مجاہدین کا جانی نقصان کافی ہوا۔ اتفاق سے تحصیل کے قریب ایک چھپر تھا۔ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب کی نظر چھپر پر پڑی۔ چھپر اٹھوا کر تحصیل کے صدر دروازہ پر ڈال گیا اور اس میں آگ لگادی گئی جس سے پھاٹک جل گیا اور اندر گھسنے کا راستہ کھل گیا۔ اب فوج میں مقابلہ کی طاقت نہیں تھی۔ اس کے کچھ سپاہی کسی طرح بھاگنے میں کامیاب ہوئے۔ کچھ مقتول ہوتے اور باقی گرفتار ہوگئے اور شاملی پر مجاہدین کا قبضہ ہوگیا۔

اِخلاص کے فائدے

چاہے کیسا ہی نیک کام ہو اور چاہے ذرا سا مگر خلوص کے ساتھ ہو تو اس میں برکت ہوتی ہے۔ چاہے اس کا کوئی بھی معاون نہ ہو جس قدر اخلاص زیادہ ہوگا اسی قدر ثواب بڑھتا جائے گا۔ اور اسی واسطے حدیث میں آیا ہے کہ میرے صحابیؓ اگر نصف مُد یعنی آدھا سیر جَو اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو وہ دوسروں کے اُحد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرنے سے بہتر ہے۔ بات یہ ہے کہ ان حضرات کے اندر خلوص اور محبت اس قدر تھا کہ اوروں کے اندر اتنا نہیں اسی واسطے ان کے صدقات و حسنات بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اخلاص کا اعلیٰ درجہ تو یہ ہے کہ محض خدا کے لئے کام کرے مخلوق کا اس میں تعلق ہی نہ ہو۔ اس سے کم یہ ہے کہ مخلوق کو راضی کرنے کیلئے کام کرے مگر کوئی دنیوی غرض مطلوب نہ ہو۔ صرف اس کا خوش کرنا مقصود ہو تو یہ بھی دنیوی غرض ہے۔ تیسرا درجہ یہ ہے کہ کچھ نیت نہ ہو، نہ دنیا مطلوب ہو نہ دین۔ یوں ہی خالی الذہن ہو کر کوئی عمل کیا، یہ بھی اخلاص یعنی عدم ریا ہے۔

إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ

آپ کے مسائل

چند سوالات

حبیب احمد کراچی

دولہا اور دلہن کو بوقت نکاح سہرہ باندھنا جائز ہے یا نہیں۔ نکاح کے بعد ہاتھ کرد عا مانگنا جائز ہے یا ناجائز۔

جواب:- ہندوانہ رسم ہے۔ اس لئے جائز نہیں۔

سوال۔ نماز جنازہ کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا۔ قبر کے سامنے ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا۔ قبر کے سرہانے اور پائنتی دعا پڑھتے وقت انگلی شہادت کی رکھنا ضروری ہے یا نہیں کیا اس کی فضیلت احادیث سے ثابت ہے۔ نماز جنازہ کے وقت بیرزمین پر جوتے اتار کر رکھنا چاہیے یا جوتے پہن کر نماز پڑھ سکتے ہیں۔

جواب:- جوتے پاک ہوں تو پہن سکتے ہیں ورنہ اتار دیں جنازہ کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا بدعت ہے۔ قبر پر دعا جائز ہے۔ قبر کے سرہانے سورۃ بقرہ کی ابتدائی آیات اور پائنتی کی جانب سورۃ بقرہ کی آخری آیات پڑھنا بھی جائز ہے۔ قبر پر انگلی رکھنا کوئی جائز نہیں۔

سوال:- اذان کے بعد دعا ہاتھ اٹھا کر پڑھنا چاہیے یا بغیر ہاتھ اٹھائے دعا پڑھ سکتے ہیں۔

جواب:- اذان کے بعد ہاتھ اٹھانا منقول نہیں۔

سوال:- مکبر جب تکبیر پڑھتا ہے تو نمازیوں کو فوراً اللہ اکبر پر کھڑے ہو جانا بہتر ہے یا حی علی الصلوٰۃ پر

جواب:- فوراً کھڑا ہو جانا چاہیے۔ تاکہ صفیں سیدھی ہو سکیں

سوال:- بعض مساجد میں پوری جماعت تکبیر کے حی علی الصلوٰۃ کہنے تک بیٹھے رہتے ہیں اگر کچھ افراد اللّٰہ اکبر پر کھڑے ہو جائیں تو کوئی حرج تو نہیں درود تاج۔ درود لکھی۔ دعائے گنج العرش اور عہد نامہ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں۔ اکثر دعوتوں اور تقریبات جن میں شرکت کرنا بہت ضروری ہوتا ہے۔ کھڑے ہو کر کھانا کھلایا جاتا ہے۔ وہاں بیٹھنے کی کہیں گنجائش بھی نہیں ہوتی بوجہ مجبوری کھڑے ہو کر کھانا کھا سکتے ہیں یا نہیں اور اس ترک سنت کا وبال کس پر ہو گا۔

جواب:- ان میں بعض الفاظ صحیح نہیں اس لئے قرآن و حدیث کے الفاظ میں۔ درود شریف پڑھا جائے عہد نامہ کے الفاظ صحیح ہیں مگر فضائل صحیح نہیں۔

کھلانے والے پر تو ہو گا کھانے والے پر بھی۔

الاستفتاء

س۔ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام مندرجہ ذیل مسئلہ میں! قادیانی اپنی آمد کا دسواں حصہ اپنی جماعت کے مرکزی فنڈ میں جمع کراتے ہیں جو مسلمانوں کے خلاف تبلیغ اور ارتدادی مہم پر خرچ ہوتا ہے چونکہ قادیانی مرتد کافر اور دائرہ اسلام سے متفقہ طور پر خارج ہیں۔ تو

باقی صفحہ ۲۶ پر

نعت بہ صنعتِ توشیح

محمد مصطفیٰؐ	سرورِ دو عالم
م۔ مالکِ شش جہات ہیں آپؐ	س۔ سرورِ کائنات ہیں آپ
ح۔ حلِ صد مشکلات ہیں آپؐ	ر۔ رازدارِ حیات ہیں آپ
م۔ مرجعِ حق صفات ہیں آپؐ	و۔ واصلِ حسنِ ذات ہیں آپ
م۔ محسنِ کائنات ہیں آپؐ	ر۔ رحم دل مہربان کرم پرور
د۔ دو ستدارِ قضات ہیں آپؐ	د۔ درسِ انصاف آپ کا شغل
م۔ محرمِ ستر ذات ہیں آپؐ	و۔ ورثۂ اہلِ اتقا جان
ص۔ صاحبِ التفات ہیں آپؐ	ع۔ عارفوں کے مُعَدنِ خاص
ط۔ طالبِ طلاب ہیں آپؐ	ا۔ الغرض رہبر و اتالیق
ف۔ فوجدارِ نجات ہیں آپؐ	ل۔ لاج رکھیں گے حشر کے روز
ی۔ یاورِ مشکلات ہیں آپؐ	م۔ مری امداد بھی کریں آج

شارق انبالوی

ایک قادیانی کی داستان

وہ گھپلا کرتا رہا

اس نے ایوان صدر کے ریکارڈ جلا ڈالے

تحریر۔ م۔ب خالد

قادیانیت کو پاکستان کے استحکام سے کوئی دلچسپی نہیں۔ وہ ملک کی معیشت کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ سرکاری اداروں میں موجود قادیانی جائز و ناجائز طریقے سے ملکی دولت پر ہاتھ صاف کر رہے ہیں۔ انہوں نے اندر ہی اندر لوٹ مار کا بازار گرم رکھا ہے۔ آنجہانی ظفر اللہ قادیانی اور ایم ایم احمد نے اپنے عہدے کا بہت ہی غلط فائدہ اٹھایا اور انہوں نے چن چن کر قادیانیوں کو سرکاری اداروں میں بھرتی کیا چاہے کتنے ہی نااہل کیوں نہ ہوں۔ اگر صحیح معنوں میں تحقیق کی جائے تو آج بھی ہیرا پھیری میں پکڑے جانے اور بے نقاب ہونے والے چہرے یقیناً قادیانی ہی ہوں گے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما گذشتہ ۳۰ سال سے کہہ رہے ہیں کہ سرکاری اداروں سے قادیانیوں کو نکال باہر کیا جائے۔ یہ لوگ اندر بیٹھ کر صرف قادیانیت کو فائدہ پہنچا رہے ہیں اور ملک کو نقصان پہنچا رہے ہیں لیکن گذشتہ حکومتوں نے ہماری باتوں پر کان نہ دھرا۔ ہفت روزہ ختم نبوت گذشتہ تین سال سے قادیانی کی لوٹ کھسوٹ ہیرا پھیری اور دھوکہ دہی کی داستانیں برابر شائع کر رہا ہے۔

حال ہی میں معاصر عزیز "نوائے وقت" نے اپنی ۲۴ جنوری ۱۹۸۶ء کی اشاعت "مڈویک میگزین" میں "ایوان صدر میں ایک قادیانی کی وارداتیں" کے عنوان سے م۔ب خالد کا تحریر کیا ہوا ایک مضمون شامل اشاعت کر کے حکومت کے کان کھڑے کر دیئے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ حکومت اس مسئلے پر توجہ دے گی اور فوری طور پر مسلمانان پاکستان کے مطالبات کو پورا کرتے ہوئے تمام قادیانیوں کو ملک کے تمام کلیدی عہدوں سے الگ کرے گی۔ ہم نوائے وقت کے شکریے کے ساتھ اس مضمون کو "ختم نبوت" میں شامل اشاعت کر رہے ہیں۔

—— ادارہ ——

ایک صاحب عبدالوحید تھے۔ تعلیم میٹرک تھی انہیں وائسرائے ہاؤس دہلی میں چودھری سر محمد ظفر اللہ خان نے کلرک بھرتی کروایا تھا۔ برصغیر کی تقسیم کے وقت پاکستان opt کرنے والا عملہ کراچی پہنچا تو یہ سب کلرکوں میں سینئر پائے گئے۔ چودھری صاحب نے جو وزیر خارجہ تھے امانت فرمائی اور عبدالوحید گورنر جنرل سیکرٹریٹ میں سپرنٹنڈنٹ بنا دیئے گئے۔ ۱۹۵۵ء میں میجر جنرل اسکندر مرزا تشریف لائے تو اسسٹنٹ سیکرٹری فرخ امین کو جنہیں قائد اعظم کے پاس ہونے کا اعزاز حاصل رہا تھا اور بعد میں خواجہ ناظم الدین اور غلام محمد کے منظور نظر رہے تھے، ٹرانسفر کر دیا گیا۔ ان کی جگہ عبدالوحید کو اسسٹنٹ سیکرٹری بنا دیا گیا۔ گو ضروری تربیت کے نہ ہونے کے سبب ان کی ذمہ داریاں صرف سیکرٹری کے کام تک محدود رہیں۔ یہ کٹر قادیانی تھے چودھری سر محمد ظفر اللہ کی سرپرستی حاصل تھی۔ اس کے علاوہ ایم ایم احمد اور بھٹو دور میں ملک گیر شہرت پانے والے وقار احمد (جو رشتے میں عبدالوحید کے بھانجے لگتے تھے) عبدالوحید کے مربی اور نگران کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ عبدالوحید کے ایوان صدر میں موجود ہونے کے سبب جماعت احمدیہ کے امیر اور خلیفہ مرزا ناصر احمد ربوہ سے تشریف لاتے تو عبدالوحید کو میزبانی کا شرف بخشا کرتے اور عبدالوحید بھی فخر سے جتایا کرتا۔ فرخ امین نے عبدالوحید کو اس مقام پر رکھا ہوا تھا۔ فرخ امین چلا گیا تو عبدالوحید نے پر پرزے نکالے اور خوب نکالے کیونکہ قدرت اللہ شہاب طبیعت کی نرمی کی وجہ سے عبدالوحید کو لگام ڈالنے کی پوزیشن میں نہیں تھے۔

قائد اعظم کے مزار کی تعمیر کا مسئلہ معرض التوا میں چلا آ رہا تھا۔ تعمیر کی غرض سے خطیر رقم ایوان صدر کی تحویل میں تھی۔ عبدالوحید نے اس رقم میں اضافہ کرنے کے بہانے شہاب صاحب کو قائل کر کے اس رقم سے سرکاری قطعہ زمین پر دکانیں تعمیر کرائیں جسے شبینہ مارکیٹ کا نام دیا گیا۔ یہ مارکیٹ آدھی رات تک کھلی رہتی تاکہ سارا دن مصروف رہنے والے لوگ بھاگ رات کو اطمینان سے شاپنگ کر سکیں۔ اس مارکیٹ کی تعمیر میں عبدالوحید نے صرف ایک اسسٹنٹ مرزا عبدالرحمن کو اپنے ساتھ رکھا تیسرے کسی شخص کو علم نہ ہونے دیا کہ ٹھیکیدار کون ہے، انجینئر کون ہے، دکانیں کون الاٹ کرتا ہے، کرایہ کون وصول کرتا ہے، حساب کتاب کون رکھتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ بس ایک عبدالوحید اور دوسرا عبدالرحمن۔ مرزا عبدالرحمن خود بڑا آزاد خیال مشہور تھا۔ البتہ اس کا والد آنجہانی مولوی عمر دین مشہور قادیانی مبلغ اور جماعت کے بانی مرزا غلام احمد آنجہانی کا قریبی دوست تھا۔ گویا قادیانیوں کے مطابق مولوی عمر دین صحابی کے درجہ پر فائز رہا تھا۔ یہ مارکیٹ خوب چلائی گئی۔ شام کے بعد عبدالوحید اور مرزا عبدالرحمن وہیں اپنا دفتر بھی لگاتے۔ عبدالوحید کے بقول ایک طرف قائد اعظم میموریل فنڈ میں خاطر خواہ اضافہ ہوا تو دوسری طرف سرکاری زمین

گورنر موسیٰ کے نام خط لکھ کر

ایک سو ایکڑ اراضی الاٹ کرا لی

غیر قانونی تجاوزات سے بچ گئی۔ جب دارالحکومت کراچی سے راولپنڈی منتقل ہوا تو عبدالوحید کو راولپنڈی آنا پڑا مگر اس نے مرزا عبدالرحمن کو کراچی شبینہ مارکیٹ میں اپنا نمائندہ بنا کر چھوڑ دیا۔ چند ماہ بعد محسوس ہوا کہ عبدالرحمن سیٹھ کے کارکن کی بجائے خود سیٹھ کا روپ دھارتا جا رہا ہے تو مارکیٹ بند کر کے بلڈوزر چلوا دیئے۔ عبدالوحید

نے نام بھی کمایا اور دام بھی۔

ایک در بند ہو تو سو در کھلتے ہیں۔ نیت کے مطابق اچھے کاموں کی خواہش ہو تو اللہ تعالیٰ اچھے اسباب بناتا ہے۔ بری نیت ہو تو خدا ڈھیل دیتے جاتا ہے۔ اتنی ڈھیل کہ وقت آنے پر شکنجے اچھی طرح کس جا سکیں۔

ایوب خان نے مزار قائد کے ابتدائی مراحل کو ترجیحی بنیاد پر انجام دیا، اور تعمیر شروع ہو گئی۔ عبدالوحید پہنچ گئے قدرت اللہ کے پاس کہ جناب پی ڈبلیو ڈی والا اور دوسرے ادارے بڑا گھپلا کرتے ہیں ہمیں اس لئے میٹیریل کی سپلائی ہمیں اپنے ہاتھوں میں رکھنا چاہئے۔ سنگ مرمر مردان اور ملاگوری سے مہیا ہوتا تھا، ان جنگلوں کے دورے شروع ہو گئے۔

سنگ مرمر کے تاجروں کو خبر ہو گئی کہ اصل مجاز کون ہے [illegible] دلالی کرتی ہیں عبدالوحید کے گھر کا طواف کرنا شروع ہو گئے۔ مزار کی تعمیر میں نگرانی کے لئے کنسلٹنگ انجینئر رحمٰن صاحب تھے جو پی ڈبلیو ڈی سے ریٹائرمنٹ کے بعد اس مقدس کام پر مامور تھے۔ ان کے لئے ایوان صدر میں اسسٹنٹ سیکرٹری بڑا چیز تھی۔ جب بھی عبدالوحید انہیں بلاتے وہ تشریف لاتے اور بڑے ادب کے ساتھ گفتگو کرتے۔ ان کی ذمہ داری سنگ مرمر کی کوالٹی کو پرکھنے تک محدود تھی۔ ایوان صدر سے باہر کسی کو دخل اندازی کی جرأت تھی نہ حق حاصل تھا۔ عبدالوحید اس سلسلے میں مختار کامل تھا۔ البتہ آفس اسسٹنٹ مرزا عبدالرحمٰن کی خدمات سے استفادہ کر لیتا تھا۔ افسران بالا کے لئے یہی بات وجہ اطمینان تھی کہ مزار کی تعمیر پروگرام کے مطابق جاری ہے۔ گھپلا کس نوعیت کا ہو رہا تھا انہیں اس سے دلچسپی نہ تھی۔ عبدالوحید نے موقع پا کر مطالبہ کیا کہ چونکہ اس کے فرائض منصبی میں گراں قدر اضافہ ہوا ہے۔ لہٰذا اسے اسسٹنٹ سیکرٹری سے ترقی دے کر ڈپٹی سیکرٹری بنایا جائے۔ سیکرٹری نے کہا ناؤ۔ پریذیڈنٹ نے کہا جاؤ۔ وزارت خزانہ سے رجوع کیا گیا تاکہ ضابطے کی کارروائی پوری ہو۔ یہ کسی نائب قاصد کو دس روپیہ ماہانہ الاؤنس دینے کا معاملہ تو نہیں تھا کہ وزارت خزانہ کے بال کی کھال اتارنے والے افسران کرام دس قسم کے اعتراض کر کے واپس بھیج دیتے۔ صرف ایک افسر کا رتبہ بڑھانا اور اس کی تنخواہ میں چار پانچ سو روپیہ ماہوار کا اضافہ کرنا تھا افسر بھی ایوان صدر کا جس سے کسی وقت کام پڑ سکتا تھا۔ لہٰذا اعتراض کرنے کیا بنتا تھا، منظوری دے دی۔ اسی دوران عبدالوحید نے اسلام آباد کے سیکٹر جی سکس میں جو سب سے پہلے آباد ہوا تھا ایک مکان بنوایا۔ اسے دیکھنے کا اتفاق ہوا۔

قدرت اللہ شہاب (جو اب سیکرٹری وزارت اطلاعات تھے) وہاں ان کی بیگم ڈاکٹر عفت شہاب مرحومہ بھی ہمراہ تھیں۔ باتھ روم کے علاوہ چار دیواری، کمروں کے فرش اور دیواریں بھی سنگ مرمر کی تھیں صرف چھتوں پر پلستر تھا۔ قائد اعظم کے مزار والا مقدس سنگ مرمر۔ بیگم شہاب سے کہے بغیر نہ رہا گیا کہ وحید صاحب کا مکان گھر نہیں بلکہ کسی مغل شہنشاہ کا مقبرہ لگتا ہے۔ عبدالوحید بتایا کرتے کہ وہ اپنی تنخواہ میں طے شدہ رقم جنیٹہ جماعت احمدیہ کو چندہ کے طور پر بھیجا کرتے ہیں۔ قائد اعظم کے مزار کی بدولت ماہانہ چندے

قدرت اللہ شہاب طبیعت کی نرمی کی وجہ سے اسے لگام دینے کی پوزیشن میں نہ تھے۔

میں یقیناً اضافہ کرنا پڑا ہوگا۔

قائد اعظم میموریل فنڈ سے خفیہ مارکیٹ چلائی تھی سنگ مرمر کا مقبرہ بنوایا۔ لہٰذا کاروبار کا وسیع تجربہ ہو چکا تھا۔ پریذیڈنٹ کے سیکرٹری اب جناب این اے فاروقی تھے۔ جو خود بھی مرزائی تھے۔ ان سے اجازت لیکر چھ عدد کالے رنگ کی فورڈ پریفیکٹ کاریں قائد اعظم میموریل فنڈ سے خرید کر ٹیکسیاں رجسٹر کرائیں جن کی نمبر پلیٹ پر کیپرام ایف لکھوایا گیا تاکہ ٹریفک پولیس کا عملہ قائد اعظم کے احترام میں ان ٹیکسیوں کا بھی احترام کرے۔ اگر بالفرض وہ عملہ اپنی بروس ہیں اندھا ہو چکا ہو تو ان کی آنکھوں کا نور بحال کرنے کے لئے ڈرائیور فوراً وہ کاغذات دکھاتے جن پر لکھا تھا کہ اس ٹیکسی کا تعلق ایوان صدر سے ہے تاکہ پولیس والا دو قدم پیچھے ہٹ کر سلام کرے اور اگلے سپاہی کو اشارہ کرے کہ "جانے دیں"۔ بھروسے کے ڈرائیور بھرتی کئے گئے ان سے روزانہ وصولی دولت خانہ پر ہوتی۔ حساب کتاب کے لئے اب کی دفعہ مرزا عبدالرحمٰن کو نظر انداز کر کے اپنے پی اے عبدالقادر اور اپنے چپراسی شرافت اللہ کی خدمات حاصل کی گئیں۔ حق خدمت کے طور پر انہیں ٹیکسیوں کی آمدنی میں سے ماہانہ الاؤنس ملتا۔ یہ مشغلہ ۱۹۶۸ء تک جاری رہا۔ اس دوران سیکرٹری صاحبان کی تبدیلیاں ہوتی رہیں۔ قدرت اللہ شہاب کے بعد تھوڑی دیر کے لئے میاں ریاض الدین اور اعجاز نائیک تشریف لاتے تھے۔ ان کے بعد این اے فاروقی اور سید فدا حسن جیسے بزرگ تشریف لائے مگر عبدالوحید سب کی آنکھوں میں خاک جھونکنے میں کامیاب رہا۔ نہ ہی کسی کوتوال شہر کو مسجد کے زیر سایہ اس اخراجات پر انگلی اٹھانے کی جرأت ہو سکی۔ ایوان صدر کے سیکرٹریٹ کے عملے نے عبدالوحید کے بارے میں حسد کی بنا پر چہ میگوئیاں شروع کر دیں بات عبدالوحید تک پہنچی۔ آدمی ہوشیار تھا وقت پر گڑبڑ بھانپ لیا اور تدارک کر لیا۔ سید فدا حسن کے پاس گیا کہ جناب ایوان صدر غریب عملے کو ان کی لمبی خدمات کے عوض صوبائی حکومت سے تھوڑی تھوڑی زرعی اراضی دلوائی جائے۔ فدا حسن نے کہا بالکل ٹھیک ہے۔ گورنر موسیٰ کے نام خط تحریر کرلاؤ۔ خط تحریر کر لے گئے۔ چھ سات چپراسیوں کے لئے ساڑھے بارہ ایکڑ (آدھا مربع) اور فہرست کے آخر میں خود اپنا نام اور اس کے آگے صرف سوا ایکڑ یعنی چار مربع زرعی اراضی۔ خط چلا گیا۔ گورنر موسیٰ کے اسٹاف نے خط دیکھا۔ ان کے منہ میں بھی پانی آ گیا، نام شامل ہوئے۔ ضلع میانوالی کی تحصیل بھکر میں اراضی الاٹ ہو گئی۔ جن چپراسیوں کے نام گئے تھے وہ عبدالوحید کی غریب پروری پر عش عش کر اٹھے، جن کے نام نہیں گئے تھے ان میں چند ایک کو جو "بڑبولے" تھے بلا کر سمجھایا کہ دیکھو اچھا کام کرتے رہو اگلے سال پھر نام بھجوانے ہیں۔ وہ اچھا کام کرنے کا مطلب سمجھ گئے" اور خاموش ہو گئے۔

۱۹۶۸ء کے وسط میں سید فدا حسن تبدیل ہو گئے۔ ان کی جگہ عبدالقیوم سی ایس پی تشریف لائے یہ حضرت بالکل ہی مختلف ثابت ہوئے اور آتے ہی ٹیکسیوں کا کاروبار بند کروا دیا اور حساب کتاب کا رجسٹر طلب کیا۔ ابھی ہفتہ عشرہ نہ گزرا تھا کہ عبدالوحید کو بوریا بستر لپیٹنے کا حکم دے دیا۔ اگرچہ اس وقت تک میری سیلکشن آر سی ڈی کے لئے ہو چکی تھی اور رخصت

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ہونے کیلئے پریذیڈنٹ صاحب کی اجازت کا انتظار تھا۔ تاہم عبدالقیوم صاحب نے مجھے عبدالوحید سے چارج لینے کو کہا۔ عبدالوحید نے اپنے ذاتی کاغذات اور سامان سمیٹنے کے لئے قیوم صاحب سے دو تین دن مہلت مانگی جو انہیں مل گئی۔ آخری دن بھی شام ہوگئی رات شروع ہوگئی۔ عبدالوحید نے اپنے پی اے عبدالقادر اور چپڑاسی شرافت کی مدد سے کاغذات کی چھان پھٹک میں مصروف رہا اور وقفہ وقفہ سے پیشانی سے پسینہ پونچھتا رہا۔ میں انتظار میں بیٹھا رہا۔ میرا گھر ایوان صدر سے ملحق تھا۔ رات نو بجے کھانا کھانے کی غرض سے چلا گیا۔ واپس آیا تو عبدالوحید کاغذات کا ڈھیر لگائے انہیں جلانے میں مشغول تھا۔ راکھ بتا رہی تھی کہ بوری بھر کاغذ جل چکے ہیں۔ میں نے اپنے کمرے میں آکر ٹیلیفون پر عبدالقیوم صاحب کو اطلاع دینے کی کوشش کی مگر وہ گھر پر نہ تھے۔ رات گیارہ بجے چارج لیا۔ صبح قیوم صاحب کو بتایا تو وہ سیخ پا ہوگئے اور مجھ پر برسنے لگے۔ سرکاری ریکارڈ کیوں جلنے دیا گیا کونسا ریکارڈ تھا؟ وغیرہ وغیرہ۔ ان کا غصہ بجا تھا مگر ریکارڈ جل چکا تھا اور عبدالوحید جا چکا تھا۔ کچھ عرصہ وہ چھٹی پر رہا پھر اس کی پوسٹنگ کیپیٹل ڈویلپمنٹ اتھارٹی میں بطور ایڈمن آفیسر ہوگئی۔ میں ایوان صدر کو چھوڑ کر آر سی ڈی میں تہران چلا گیا۔ ایران سے واپسی پر میری تقرری وزارت تعلیم میں ہوئی۔ ایوان صدر کے پرانے عملے سے معلوم ہوا کہ عبدالوحید کے خلاف انکوائری ہوئی تھی جس کے نتیجے میں اسے جبری ریٹائر کرکے آدھی پنشن بحق سرکار ضبط کرلی گئی۔ اس تمام کارروائی کا کریڈٹ عبدالقیوم صاحب کو جاتا ہے۔ اگرچہ جرائم کے مقابلے میں سزا بہت کم تھی لیکن یہ بلا یقین طور پر کہا جاسکتا ہے کہ ایم ایم احمد، وقار احمد، این اے فاروقی اور دوسرے قادیانی افسروں نے مک مکا کی پوری کوشش کی ہوگی۔ اپنے خلاف بیشتر کاغذی شہادتیں وہ پہلے ہی ایوان صدر سے نکلتے وقت تلف کرچکا تھا۔

پریذیڈنٹ کے اسسٹنٹ پبلک ریلیشنز آفیسر نثار حسین درانی جنہیں میں خان صاحب کہا کرتا تھا اور جو میرے ساتھ ایک ہی کمرے میں بیٹھتے تھے۔ روزنامہ اخبارات کے اداریوں میں کام کی باتیں سرخ پنسل سے خط کشیدہ کر کے ایک نوٹ کے ہمراہ پریذیڈنٹ کو پیش کیا کرتے تھے فیلڈ مارشل ایوب خان نے مری میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ قومی پریس کے چیف ایڈیٹروں کو خصوصی دعوت نامے بھیجے گئے۔ یہ پریس کانفرنس نوائے وقت کے مدیر حمید نظامی کے تند و تیز جملوں کی وجہ سے گرم سرد ہوگئی۔ مشرقی پاکستان کے ایک صحافی (غالباً مانک میاں تھے) نے مدیر نوائے وقت کا تھوڑا سا ساتھ دیا۔ باقی مدیران کرام سہمے رہے۔ اس واقعہ کو دو روز گزرے تھے کہ نوائے وقت نے ایک کڑوا کسیلا اداریہ لکھ ڈالا۔ این اے فاروقی نے درانی صاحب کو بلا کر حکم دیا کہ روزنامہ نوائے وقت کے پرچے پریذیڈنٹ صاحب

> **یکے بعد دیگرے کئی سیکرٹری آئے اور وہ سب کی آنکھوں میں کامیابی سے دھول جھونکتے رہے۔**

کو نہ بھیجے جائیں کیونکہ ان کی طبیعت ٹھیک نہیں اور اس اخبار کی بکواس سے پریذیڈنٹ صاحب کا بلڈ پریشر ہائی ہوجاتا ہے۔ خان صاحب نے مجھ سے ذکر کیا اور ہم دونوں سوچنے لگے کہ پریذیڈنٹ کو اس پرچے کے اداریوں سے کیسے آگاہ رکھا جائے۔ دو چار دن بعد فاروقی ــــ نے خان صاحب کو پھر "سلام" دیا۔ اب کی مرتبہ حکم ہوا کہ ہفتہ وار چٹان بھی بند کردو۔ اختر ایوب خان صاحب سے ہماری دوستی تھی۔ وہ آئے تو ان سے بات کی۔ وہ ہمارے ہم خیال تھے بلکہ انہیں اصرار تھا کہ پریذیڈنٹ صاحب کو نوائے وقت اور چٹان کے اداریوں اور دوسرے تجزیوں سے باخبر رکھنا اشد ضروری ہے۔ چنانچہ ہم تینوں نے فیصلہ کیا کہ جس پرچے کو خان صاحب ضروری سمجھیں ہم کسی نہ کسی طرح پریذیڈنٹ کے نوٹس میں لاتے رہیں گے۔ ہر چہ بادا باد۔ اختر ایوب خان نے ہمیں اس سلسلے میں اپنے تعاون کا یقین دلایا۔ خان صاحب کبھی میرے ذریعہ اور کبھی اختر ایوب خان کے ذریعے پریذیڈنٹ کو مواد بھیجنا شروع ہوگئے۔ این اے فاروقی کو بے خبر رکھنا مشکل تھا کیونکہ پریذیڈنٹ کے سب کاغذات واپس اسی کے پاس آتے تھے۔ فرق صرف یہ تھا کہ خان صاحب حسب معمول اداریے کے کسی حصے کو خط کشیدہ نہیں کرتے تھے۔ اختر کے ذریعہ ہمیں یہ بھی معلوم ہوگیا کہ پریذیڈنٹ صاحب نے ایسے کوئی احکام نہیں دیئے تھے اور یہ فاروقی صاحب نے اپنے طور پر قدغن لگایا تھا۔ دریں اثناء شورش کاشمیری نے اپنی عادت سے مجبور ہوکر چٹان میں ایک زوردار اداریہ لکھا جس میں نواب صاحب کالاباغ کی تعریف اور ایوب خان پر کڑی تنقید تھی شورش نے الزام عائد کیا تھا کہ صدر ایوب خان نے اپنے گرد قادیانی جمع کر رکھے ہیں جو جماعت احمدیہ کے سربراہ کی ہدایت پر صدر محترم کو گمراہ کرنے میں ہمہ وقت مصروف رہتے ہیں۔ پاکستان کی اقتصادی پالیسی امریکہ کے زیر ہدایت ایم شعیب اور مرزا ناصر کے کزن ایم ایم احمد تشکیل دیتے ہیں۔ ایوان صدر میں پرنسپل سیکرٹری این اے فاروقی اور ڈپٹی سیکرٹری عبدالوحید فیلڈ مارشل کو صحیح حالات سے بے خبر رکھنے کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ یہ سب افسران پکے قادیانی ہیں اور اپنی کارکردگی اور حکومت کے خفیہ فیصلوں سے جماعت احمدیہ کے سربراہ کو باقاعدہ طور پر باخبر رکھتے ہیں۔ خان صاحب اس اداریے سے اتنے خوش ہوئے کہ جوش میں ہم دونوں کے درمیان فیصلہ کو بھول گئے اور سرخ پنسل سے خاص خاص سطروں کو خط کشیدہ کر دیا۔ اختر ایوب خان کا پتہ کیا تو معلوم ہوا کہ وہ شکار پر گئے ہوئے ہیں۔ چھ سات دن تک پرچہ ہمارے پاس رہا۔ اختر ایوب خان شکار سے واپس

باقی صفحہ ۲۵ پر

چوہدری ظفر اللہ نے ہاتھ پکڑا، ایم ایم احمد نے مدد کی اور وہ کلرک سے ترقی کرکے ایوان صدر پہنچ گئے

مسلمانانِ عالم کے لئے لمحۂ فکریہ

مولانا محمد اقبال رنگونی، مانچسٹر

اقوام متحدہ کے نسلی اقلیتوں کے کمیشن نے پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف ایذا رسانی کی مہم اور کلمہ طیبہ مٹانے ایسے واقعات پر ایک قرارداد پاس کی ہے جس میں حکومت پاکستان پر انسانی حقوق کی پاسداری سے غفلت کا الزام لگایا گیا ہے اور تشویش ظاہر کی گئی ہے کہ اگر قادیانیوں کے خلاف ایذا رسانی کے ان واقعات کا سختی سے نوٹس نہ لیا گیا تو اس کے نتیجہ میں اس کمیونٹی کے افراد کی پاکستان سے بڑے پیمانے پر ہجرت شروع ہو جائے گی۔ قرارداد اکثریت سے منظور کرلی گئی، اس قرارداد کی مخالفت صرف دو ممالک چین اور رومانیہ نے کی جبکہ دیگر کسی اسلامی ملک نے قرارداد کے خلاف ووٹ نہیں دیا۔ (روزنامہ وطن لندن ۲۸ اکتوبر)

یہ صرف ایک اخبار کی عام خبر نہیں جسے ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے اڑا دیا جائے بلکہ اس پر نہایت سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ اس قرارداد سے نہ صرف حکومت پاکستان بدنام ہوئی اور اس کی عزت پر حرف آیا بلکہ اسلام جیسی عظیم دولت و نعمت کے بارے میں بھی ایک عنصر یہ جملہ ہر ایک کی زبان پر آگیا ہے۔ کہ اسلام ایک ایسا جابر اور ظالم نظام حیات ہے کہ جس کی اشاعت اور جس کی وجہ سے غیروں کو ظلم کی چکی میں پیسا جارہا ہے اور انہیں ایذا رسانی دی جارہی ہے۔ حکومت پاکستان کی بدنامی سے زیادہ ہمیں اسلام کی بدنامی، اور اس کے خلاف ایک ذہن بننے پر شدید دکھ ہو رہا ہے۔ کیا حکومت پاکستان نے اس کا کچھ نوٹس لیا ہے۔ اقوام متحدہ میں حکومت پاکستان کے نمائندے یا پاکستانی سفیر نے آخر اس امر کی وضاحت اور علی الاعلان اسے بیان کرنے میں کیوں چشم پوشی اختیار کی یہ مقام غور ہے۔ کیا نمائندے اور سفراء کی ذمہ داری نہیں کہ اپنے ملک کے خلاف غلط بیانی کے خلاف تمام اس قرارداد کا نوٹس لے اور اصل حقائق سامنے لائے! اس سے زیادہ افسوسناک ممالک اسلامیہ کی بے خبری بھی ہے۔

آخر اس کی کیا وجہ ہے کہ جب قرارداد پیش کی گئی تو سوائے چین اور رومانیہ کے کسی نے اس کے خلاف ووٹ نہیں دیا؟ کیا حکومت پاکستان نے انہیں اس سے باخبر کیا تھا۔ اور قادیانیوں کی سیاسی و مذہبی سرگرمیوں پر انہیں اطلاع بخشی تھی؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو پھر وہاں کسی نے کیوں جواب نہ دیا۔ اور جواب نفی میں ہے تو آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ ہم حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیانیوں کی مذہبی اور سیاسی سرگرمیوں اور ان کی پوری تاریخ سے دنیا کے تمام ممالک کو مطلع کرے اور مختلف زبانوں میں اس کے تراجم کرکے اس کی عام اشاعت کرے۔ تاکہ پوری دنیا کے لوگوں پر یہ واضح ہو جائے کہ قادیانیوں کے یہ آنسو مگرمچھ کے آنسو ہیں اور یہ پورا گروہ بھیڑیے کی صورت میں بھیڑ یا ہے۔ نیز یہ بھی واضح کردیا جائے کہ قادیانی گروہ کیوں اسلام سے خارج اور الگ ہیں؟ اور اس بات کی بھی اطلاع کردی جائے کہ پاکستان میں ان لوگوں کی مسلسل اشتعال انگیزیوں کے باوجود ان کے جان و مال کا پورا تحفظ کیا جارہا ہے۔ مگر اس کے باوجود یہ ملک کے قانون کی بھی خلاف ورزی کررہے ہیں اور مسلمانوں کی عزت سے بھی کھیلنے اور اغوار و قتل جیسی شرمناک حرکتیں بھی کررہے ہیں ــــ خدانخواستہ پاکستانی حکومت نے اس پر بروقت توجہ نہ فرمائی تو آئندہ بہت سی مشکلات پیش آسکتی ہیں اس لئے ضرورت ہے کہ آج ہی اس طرف توجہ کی جائے تاکہ آئندہ کسی کو اس قسم کی غلط بیانی سے اسلام اور ممالک اسلامیہ کو بدنام کرنے کی جرأت نہ ہو۔

ناجی فرقہ کونسا ہے؟ سرور عالم فخر دو عالم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوال کا جواب اپنی زبان اقدس سے صاف صاف فرمادیا ہے کہ ”ما انا علیہ واصحابی“ (او کما قال) کہ جس راستے پر میں اور میرے صحابہ ہیں وہ ہی راستہ جنت کی طرف جانے والا اور جس نے میری اتباع کی اور میرے صحابہ کے نقش قدم پر چلا وہ ناجی ہے“ اس روایت کو نقل کرکے قادیانیوں کے ایک سرغنہ مسٹر ایس اشرف نے روزنامہ جنگ لندن کی ۲۸ اکتوبر کی اشاعت میں ایک نہایت مضحکہ خیز تاویلیں کیں۔

موصوف نے مسلمانوں کی تمام جماعت کو جہنمی ٹھہراتے ہوئے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی ہی کی جماعت ناجی ہے اور ایک مقام پر ”وھی الجماعۃ“ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ”یہ الفاظ صاف بتاتے ہیں کہ وہ مسیح موعود کی جماعت ہوگی ایسی جماعت ہوگی جو منظم اور متحد ہوگی“ اس سے آگے چل کر لکھتے ہیں ”رسول خدا کے ان ارشادات کو اگر تسلیم کرلیا جائے تو صاف نظر آئے گا کہ اس زمانے میں صرف سلسلہ احمدیہ ایک ایسا فرقہ ہے جو امام وقت کی بیعت میں داخل ہے اور وہی جماعت کہلانے کا مستحق ہے۔ حضرت مرزا صاحب نے عین چودھویں صدی کے سر پر مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کیا۔“

اس سلسلے سے ایک بات تو یہ ثابت ہوگئی کہ قادیانی مرزا غلام احمد کو مامور من اللہ مانتے ہیں۔ اور دوسری یہ بات معلوم ہوئی کہ یہ لوگ اپنے آپ کو ناجی فرقہ سمجھتے ہیں۔ اور دوسروں کو ناری۔ مگر ہمیں نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مسئلہ اس کے برعکس ہے اور اس کی وجوہات محتاج بیان نہیں۔ خود قادیانی کتب پکار پکار کر یہ اعلان کررہی ہے کہ ہم ما انا علیہ واصحابی سے بالکل علیحدہ اور اس کے منکر ہیں۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و اتباع تو درکنار آپ کو خاتم نبوت ماننے کے لئے بھی تیار نہیں بلکہ مرزا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی افضل قرار دیتے ہیں صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلنا تو درکنار حضرت صحابہ کرام کی توہین و بے ادبی انہیں کی گندہ ذہن کہنے سے بھی باز نہیں آتے۔ کیا اسی کا نام

باقی صفحہ ۲۲ پر

قسط نمبر۲

حیات و نزول حضرت عیسیٰ کی چند حکمتیں

اکابر علماء کرام کی تحریرات کے آئینے میں

مولانا منظور احمد الحسینی

عقیدۂ کفارہ کی تردید

۱۸، ۱۹ اکتوبر ۱۹۲۲ء کو بمقام سرپا تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں اہل اسلام اور قادیانیوں میں ایک تحریری مناظرہ ہوا جس میں مسلمانوں کی طرف سے مناظر مولانا غلام مرتضیٰ ساکن میانی اور قادیانیوں کی طرف سے جلال الدین شمس تھا جس میں قادیانیوں کو عبرتناک شکست ہوئی اور روداد مناظرہ کے پہلے پرچے میں حضرت مفتی صاحب نے حیاۃ عیسیٰؑ پر جو دلائل دیئے ہیں اس میں ایک حکمت بھی بیان کی ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں۔

"عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ مسیح ابن مریم بذریعہ صلیب فوت ہوئے ہیں اور قادیانی جماعت کا عقیدہ ہے کہ صلیب سے اتر کر کچھ عرصہ کے بعد حتف انفہ کی موت کے ساتھ فوت ہوئے۔ عیسائیوں اور قادیانی جماعت کے درمیان اگرچہ مسیح ابن مریم کی موت کے اسباب میں اختلاف ہے لیکن نفس موت میں متفق ہیں۔ مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ مسیح ابن مریم پر موت آئی ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ بجسدہ العنصری آسمان پر اٹھا لیا ہے اور وہ اب تک زندہ ہیں اور قرب قیامت میں نزول فرما کر تجدید اسلام کریں گے اب حیات عیسیٰ کا مسئلہ مذہب اسلام کے مناسب ہے اور وفات عیسیٰؑ کا مسئلہ اسلام کے نامناسب۔ کیونکہ عیسائیت کے اصول میں سے کفارہ ہے (بقول عیسائیوں کے) ایک شخص (حضرت عیسیٰؑ) جو بے گناہ تھے چونکہ دشمنوں کے ہاتھ سے مصلوب ہو کر تمام دنیا کی لعنتیں اس نے اٹھا لیں اور اس کے تین دن دوزخ میں رہنے سے اب وہ سارے لوگ جو اس بات پر ایمان لاتے ہیں ہمیشہ کے لئے دوزخ سے نجات پا گئے۔ (العیاذ باللہ ذناقل)

جس کی مذہب اسلام نے یوں تردید کی ہے لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ۔ یعنی دوسرے کا بوجھ کوئی نہیں اٹھا سکتا۔ عقیدہ کفارہ کو جڑ سے کاٹنے کو فرمایا، بَلْ رَّفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ۔ مسیح تو مرے نہیں ان کو خدا تعالیٰ نے اٹھا لیا۔ جب عیسیٰ علیہ السلام مرے نہیں تو کفارہ کہاں؟ بقول شاعر "نہ بانس ہوگا نہ بانسری بجے گی"

اس بات سے ثابت ہوتا ہے کہ عیسائیوں کے مقابلہ میں اگر کوئی حربہ اہل اسلام کے پاس ہے تو وہ حضرت عیسیٰ کی حیات ہے جس سے عقیدۂ کفارہ کی بنیاد کھوکھلی ہی نہیں بلکہ جڑ سے اکھڑ جاتی ہے۔ پس جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ میں فتنۂ صلیبی کو پاش پاش کرنے آیا ہوں اس کا فرض اولین ہونا چاہئے تھا کہ وہ وفات حضرت عیسیٰؑ سے انکار کرتا واللہ مجھے سخت حیرت ہوتی ہے جب میں یہ سنتا ہوں کہ حضرت عیسیٰؑ کی حیات سے ان کی الوہیت کی تائید ہوتی ہے۔ الوہیت کی تائید اس صورت میں ہوتی جب ہم حضرت عیسیٰؑ کو ہمیشہ کے لئے زندہ بذاتہ اعتقاد کرتے جب ہم قیامت سے پہلے ان کی وفات کے قائل ہیں تو پھر تائید الوہیت کیسی؟۔

اور نیز مجھے حیرانگی آتی ہے جب میں سنتا ہوں کہ حضرت عیسیٰؑ کی موت سے عیسائیوں کا خدا مر جاتا ہے اور عیسائی مذہب ہمیشہ کے لئے مغلوب ہو جاتا ہے کیا عیسائیوں کا عقیدہ حضرت عیسیٰؑ کی موت کا نہیں ہے؟ کیا عیسائیوں میں سے اس بات کے قائل نہیں کہ عیسیٰؑ نے جلا کر جان دی؟ پھر جو بات خود عیسائی مانتے ہیں اس سے ان کے مذہب کی موت اور مغلوبیت کیسی؟ یہ فقط جی خوش کرنے والی بات ہے۔ بقول شاعر: "دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے" ہاں اگر حضرت عیسیٰؑ کی موت سے انکار کر دیا جائے اور ان کو زندہ تسلیم کیا جائے جیسا کہ قرآن کریم کا منشاء ہے تو اس سے عقیدۂ کفارہ (جو عیسائیوں کا بنیادی عقیدہ ہے) کی بیخ کنی ہو جاتی ہے۔ (لطف الرحمانی لکشف قادیانی، ص ۳۵، ۲۶، ۱۹۰۰ء)

ختم نبوت کا عملی مظاہرہ

حضرت محدث العصر مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں:

"حدیث شریف میں ہے انا اولی الناس بعیسی ابن مریم" مجھے عیسیٰ علیہ السلام سے زیادہ قرب ہے بنسبت تمام لوگوں کے اور بلاشبہ وہ نزول فرمائیں گے انبیاء بنی اسرائیل کے آخری نبی اور اولو العزم کا خاتم النبیین علی الاطلاق (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دین کی نصرت کے لئے تشریف لانا اور شریعت محمدیہ پر عمل فرمانا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے افضل الانبیاء اور خاتم الانبیاء ہونے کا عملی مظاہرہ ہے فضیلت محمدیہ کو دنیا پر واشگاف کر دینا منظور ہے آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تشریف لانا ایسا ہی ہے جیسے ایک نبی دوسرے علاقے میں چلا جائے چنانچہ حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کے علاقے میں تشریف لے گئے۔

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ تشریف لائیں گے

تو نبی ہوں گے لیکن بحیثیت حکم عدل تشریف آوری ہوگی بطور نبی مبعوث فرمانے کے تشریف آوری نہ ہوگی روایات سے پتہ چلتا ہے کہ قرب قیامت میں عیسائی قوم کی مسلمانوں سے مڈبھیڑ رہے گی لہٰذا اہل کتاب کی اصلاح کے لئے وہ آپ تشریف لائیں گے، تاکہ شہادت وہی ہوتا ہے، جو ہر دو فریق کے نزدیک مسلم ہو۔

دیگر یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے نبی بنائے جاچکے ہیں، نزول عیسیٰ علیہ السلام عقیدہ اسلام کا اجماعی اور متواتر عقیدہ ہے۔ مرزا غلام احمد نے اجماع کو حجت مانا ہے اور اس کے منکر پر لعنت کا اعلان کیا ہے (انجام آتھم ص۱۴۴) اور تواتر مرزا نے کفار کے تواتر کو بھی حجت مانا ہے (تریاق القلوب) چہ جائیکہ امت محمدیہ کے تواتر سے ثابت شدہ اجماعی عقیدہ کو نہ مانا جائے؟

(انوار الوری ص۱۳۵ ۶۰ ۱۴)

مسیح ضلالت کے قتل کیلئے مسیح ہدایت

شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ فرماتے ہیں "کفر کا ایک انتہائی مقام ہے اور ایمان و ہدایت کا بھی، کا فراعلیٰ کے لئے خدا کا سب سے اعلیٰ بندہ ہی مقابلہ کے لئے موزوں ہوتا ہے، اسی تقابل اور تضاد سے کائنات بھری ہوئی ہے۔ بقول ذوق

گلہائے رنگ رنگ سے ہے رونق چمن
اے ذوق اس جہاں کو ہے زیب اختلاف سے

غرضیکہ آخری زمانے کے دجال کذاب کے لئے جو کفر کا اعلیٰ فرد ہوگا، اس کے مقابلہ کے لئے اعلیٰ و اکمل ہستی کی ضرورت ہے اور وہ سرور مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہو سکتے ہیں۔ مگر یہ آپ کی شان سے گری ہوئی بات ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے مقابلے کے لئے تشریف لائیں اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام جن کو کئی وجوہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مناسبت ہے اور جو آسمان پر اٹھائے گئے ہیں دجال کو قتل فرمائیں"۔

(تجلیات عثمانی ص۲۷۹)

بقیہ: کفر و زندیقیت

کہ مرزائی غیر مسلم اقلیت ہیں اور ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء سے پاکستان میں مرزائیوں کا مقام غیر مسلموں کے ساتھ ہے اور اسی طرح اب مرزائیوں کا انجام بھی غیر مسلموں کے ساتھ ہے اور غیر مسلموں کے ساتھ ہوگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ قافلہ آج قائد ملت اسلامیہ پیر طریقت شیخ المشائخ مرشد العلماء الحاج مولانا خان محمد صاحب مدظلہ العالی کی قیادت میں کام جاری رکھے ہوئے ہے۔ حضرت کی قیادت پر پوری امت کا اعتماد اسی طرح مضبوط اور طاقتور ثابت ہوا کہ مارشل لاء حکومت کے سربراہ جنرل محمد ضیاء الحق صاحب کو ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو ایک آرڈیننس کے ذریعہ مرزائیوں کی کفر و ارتداد کی سرگرمیوں پر پابندی کا اعلان کرنا پڑا۔ اس صدارتی آرڈیننس کے ذریعہ کوئی مرزائی کسی بھی صورت میں اپنے آپ کو مسلمان ظاہر نہیں کر سکتا۔ اپنی عبادت گاہ مرزائی کو مسجد کا نام نہیں دے سکتا۔ اذان نہیں کہہ سکتا۔ کسی مرزائی کو صحابی، مرزا غلام قادیانی کی عورتوں کو ام المومنین مرزا یا کسی مرزائی کے نام کے ساتھ علیہ السلام اور رضی اللہ تعالیٰ کہنا اور لکھنا قانوناً جرم ہے۔ کسی بھی طریقہ سے مرزائیت کے کفر و زندیقیت کی تبلیغ نہیں کی جاسکتی۔ خلاف ورزی کرنے پر جس کی سزا زیر دفعہ 298/B اور 298/C تین سال تک قید اور جرمانہ کی سزا ہو سکتی ہے۔

کفر و زندقیت کا دوسرا نام مرزائیت ہے

مولانا انوار الحق شاہد

پنجاب کے ضلع گورداسپور کے گاؤں قادیان میں تقریباً سو سال قبل مرزا غلام مرتضیٰ اور چراغ بی بی کے گھر میں وقت کے ایک کذاب و دجال کا ظہور ہوا۔ جس نے فرنگی سامراج کے حکم و ہدایت کے تحت مدعی نبوت بن کر تاج ختم نبوت پر حملہ کر کے اسے نوچنے کی ناپاک و ناکام جسارت کی۔ یہ فتنہ انگریز کی زیر قیادت قادیان سے اٹھا اور فرنگی کے خود کاشتہ پودے کی حیثیت سے پھلا اور پھولا۔ اور آج اس فتنہ دجالیت کا سربراہ مرزا طاہر فرنگیوں کے زیر سایہ لندن میں بیٹھ کر اسلام و پاکستان کے خلاف سازشیں تیار کر رہا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ پاکستان کا ہر مسلمان اس کی ہر سازش کو ناکام بنا کر رکھ دے گا۔

یہ سنت الٰہی ہے کہ ہر باطل کے مقابل حق مجددانہ کا جاں نثار گروہ موجود ہوا کرتا ہے اور اسی سنت پروردگار کے عین مطابق حق پرستوں کا ایک گروہ اس دجال و کذاب فتنے کے خلاف اس قوت اور شان سے میدان میں اترا کہ جس کی ضرب کاری سے مرزا غلام کذاب کا طلسم پاش پاش ہوا۔ اجتماعی اور انفرادی طور پر انگریز کے اس خود کاشتہ پودے مرزائیت سے نمٹنے کی جو کوششیں کی گئیں۔ ان میں اولیت علماء لدھیانہ کو حاصل ہے جن کا تعلق رئیس الاحرار حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ کے آباؤ اجداد سے تھا اور دارالعلوم دیوبند کے سرفروشوں میں ان کا شمار ہوتا ہے اسی طرح مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوری، مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی، مولانا شاہ اشرف علی تھانوی، محدث کبیر امام العصر سید انور شاہ کشمیری، شیخ العرب والعجم سید حسین احمد مدنی، مولانا مفتی محمد شفیع رحمہم اللہ تعالیٰ اور اس طرح کے بیسیوں نہیں بلکہ ہزاروں وہ افراد سرفہرست ہیں جن کا تعلق کسی نہ کسی طریقہ سے دیوبند سے اظہر من الشمس ہے۔ پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ، مولانا محمد حسین بٹالویؒ، مولانا محمد علی مونگیریؒ وغیرہ کی تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں کی گئی جدوجہد کو کسی بھی صورت میں فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ ان کے کارنامے رد مرزائیت کا حصہ ہیں۔

رد مرزائیت کے سلسلہ میں کام کرنے والے سب افراد کی آرزو اور تمنا تھی کہ تحریر تصنیف و تالیف کے ساتھ ساتھ ایک مستقل جماعت اور تنظیم کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ ان حضرات کی دعا و نیم شبی اور تمنا کے مطابق سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ جس کے ہاتھ پر لاہور کے ایک بہت بڑے مجمع عام میں اپنے وقت کے ولی کامل شیخ الاسلام حضرت سید انور شاہ کشمیریؒ نے بیعت کر کے شاہ جی کو امیر شریعت کے خطاب سے سرفراز فرمایا تھا، مجلس احرار اسلام کی صورت میں منظم طریقے سے مرزائیت کے مقابل میدان میں نکلا۔ زعماء احرار اور کارکنان مجلس احرار نے جس طرح مرزائیت پر ضرب کاری لگائی۔ وہ مسلمانوں کی تاریخ کا ایک اُجلا اور سنہرا باب بن چکا ہے۔

مرزائیت کی تردید کا جو تخم مجلس احرار اسلام کی تعمیر بنیاد میں ڈالا گیا اس نے سرخ ہلالی پرچم کے سایہ میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ، چوہدری افضل حق، مولانا داؤد غزنوی، مولانا ظفر علی خان، مولانا مظہر علی اظہر، مولانا محمد علی جالندھری، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی، مولانا غلام غوث ہزاروی، شیخ حسام الدین، ماسٹر تاج الدین انصاری، مفتی عبدالقیوم پوپلزئی، مولانا محمد حیات صاحب، مولانا لال حسین اختر، مولانا تاج محمود، صاحبزادہ فیض الحسن رحمہم اللہ تعالیٰ کی قیادت میں وہ ہیں جو جدوجہد کی وہ مجلس احرار اسلام کے اکابر اور کارکنوں کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ ہوگی۔ اور آج پوری اُمت مسلمہ ان شمع ختم نبوت کے پروانوں کی ممنون ہے۔ ان کو عقیدت کا سلام پیش کرنے پر مجبور ہے۔ اب بھی کاروان احرار کے یہ مجاہد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام پر مرزائیت کے خاتمہ کو اپنا مقصود بنائے ہوئے دنیا بھر کے عوام کو یہ شعور دینے میں کامیاب و کامران ہوئے کہ کفر و زندقیت کا دوسرا نام مرزائیت ہے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی اور امیر اول امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی قیادت میں مجلس نے جس مشن کی تکمیل کے لئے اپنے سفر کا آغاز کیا تھا اور ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں دس ہزار سے زیادہ مسلمانوں نے اس مقدس مشن کی خاطر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے جام شہادت نوش کیا تھا اور لاکھوں مسلمان قید و بند کے گئے۔ ۱۹۵۳ء کی اسی مقدس تحریک کا ثمرہ ۱۹۷۴ء میں مسلمانوں کو دوبارہ تحریک ختم نبوت شروع کرنے پر اس طرح ملا کہ ۱۹۷۳ء کے دستور پاکستان میں یہ ترمیم کرلی گئی کہ ہندو، سکھ، عیسائی اور اچھوتوں کی طرح مرزا غلام کذاب قادیانی کے جملہ پیروکار پاکستان کی غیر مسلم اقلیت ہوں گے۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کی کامیابی کا سہرا دیوبند کے مایہ ناز روحانی فرزند تمام مکتبہ فکر کے مسلمہ قائد حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے سر جاتا ہے جن کی فعال قیادت میں تمام مسلمانوں نے فروعی اختلافات کو پس پشت ڈال کر اتحاد کا وہ عملی نمونہ پیش کیا جس کے مقابل ایک مضبوط حکمران کو مسلمانوں کے سامنے جھکنا پڑا۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں اگرچہ حضرت بنوریؒ کی قیادت مسلم تھی مگر ایک عینی شاہد اور تحفظ ختم نبوت کے ذمہ دار رضا کار کی حیثیت سے مجھے یہ کہنے میں خوشی محسوس ہوتی ہے کہ ممبران اسمبلی و سینیٹ کے تعاون سے اسمبلی کے اندر متکلم اسلام حضرت مولانا مفتی محمود نور اللہ مرقدہ کی کارکردگی مرزائیوں کے سربراہ آنجہانی مرزا ناصر اور لاہوری مرزائیوں کے سربراہ اور سرغنہ صدر الدین پر ایک ضرب کاری لگانے میں اس طرح کامیابی ہوئی کہ آئین کی یہ ترمیم سینیٹ اور اسمبلی کے تمام اراکین نے متفقہ طور پر منظور

باقی صفحہ ۹ پر

تحریر: مولا بخش کشتہ

فتحِ اسلام

قسط نمبر ۱

قادیان کانفرنس ۱۹۲۱ء کی ایک رپورٹ

مولوی ظفر الحق صاحب عربک ٹیچر بٹالہ

نے کہا کہ کل مولانا ابراہیم صاحب نے احمدی دوستوں کو مناظرہ کے لیے چیلنج دیا تھا۔ انجمن اسلامیہ قادیان کو مناظرہ کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ان کی اصلاح کافی ہو چکی ہے۔ ہاں اگر ضرورت ہے تو اس چیز کی ہے کہ احمدی حضرات آکر سن جائیں اور اگر وہ مناظرہ کرنا چاہیں تو بمقام بٹالہ دوسرے احباب کے مشورہ سے حکام سے اجازت حاصل کر لی جائے گی۔ اس میں مولانا ثناء اللہ و مولانا محمد ابراہیم کے ۱۰ آدمی اور احمدی جماعت کے ۴۰ آدمی جملہ ۵۰ آدمیوں کا خرچ ہم لوگ ایک ہفتہ اپنے ذمہ لیں گے۔ اگر ایک ہفتہ میں تصفیہ نہ ہوا۔ تو پھر دوسرے اور تیسرے ہفتہ کے لیے انتظام کیا جا سکے گا۔ اس کے بعد

مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب

نے فرمایا کہ رامپور ریاست میں نواب صاحب کے سامنے حیات مسیح کو میں نے ثابت کرایا تھا۔ اس پر نواب صاحب موصوف کی سند برائے شہادت موجود ہے میں نے بمقام لدھیانہ، رام پور اور دہلی میں مناظرے کیے اور بفضلہ مخالف کو شکست دی۔ اب اگر یہ چاہیں۔ تو مرزا محمود کو لائیں یا کسی ایسے کو جو متفقہ ہو۔ جس کی ہار جیت مرزا کی ہار جیت سمجھی جائے۔

حاجی عبدالغنی صاحب

سیکرٹری ینگ مینز ایسوسی ایشن بٹالہ

نے کہا کہ ایک قادیانی عزیز کا خط آیا۔ میں ان کو چیلنج دیتا ہوں کہ وہ تیار ہو جائیں۔ میں انتظام بٹالہ میں کر سکتا ہوں۔

اجلاس دوم (۲۰ مارچ) اتوار بعد نماز ظہر

اس وقت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب صدر کے تشریف نہ رکھنے کی وجہ سے مولانا نور احمد صاحب امام مسجد جامع شیخ بڈھا صدر قرار پائے اور جناب حکیم ابو تراب محمد عبدالحق صاحب نے اپنا نوشتہ مضمون پڑھا۔ جس میں بتایا کہ مرزا صاحب کا دعویٰ تھا کہ میں (مرزا) اور مولوی ثناء اللہ میں سے جو جھوٹا ہوگا۔ وہ سچے کی زندگی میں مر جائے گا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ قادیان میں مرزا جی مدفون ہیں اور مولوی ثناء اللہ صاحب زندہ تقریر فرما رہے ہیں۔ وغیرہ انکے بعد

منشی حبیب اللہ

صاحب ملازم نہر نے بھی مرزا صاحب کے الہامات میں عمدہ طریق سے تناقض و تخالف دکھایا اور یہ ثابت کیا۔ کہ جس کی ایک بات دوسری بات کا رد کرتی ہو۔ اس کی کون سی بات مانی جا سکتی ہے وغیرہ ان کے بعد

مولانا مرتضٰے حسن صاحب مراد آبادی

نے تقریر کی۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد فرمایا صاحبان! آپ نے مولوی ثناء اللہ صاحب اور دیگر علماء کرام کے وعظ اور تقریریں سنیں۔ مولوی ابراہیم صاحب نے رفع عیسیٰ پر جو تقریر کی۔ عمدہ اور عالمانہ تھی۔ میں ایک موٹی بات عرض کرتا ہوں۔ سنیئے۔

مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ چند مسلمان سب ان کو تسلیم کریں۔ ورنہ کوئی کتنا ہی نیک و عابد کیوں نہ ہو۔ قابل مواخذہ ہے۔ میری تقریر سے آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ مرزا صاحب کا یہ کہنا کہاں تک درست ہے

تھوڑی دیر کے لیے ہم مرزا جی کی خاطر مان لیتے ہیں کہ عیسیٰ مر گئے۔ پھر نہ آئیں گے۔ مگر ان کو کیا نفع۔ سنو گورنمنٹ کا حکم ہے کہ فلاں شخص ولایت سے آئے گا۔ تو گورداسپور کے ضلع کا کلکٹر ہوگا۔ مگر وہ بفرض محال مر گیا۔ تو کوئی اور یہ کہہ دے کہ وہ چونکہ نہیں آیا۔ اس کا نہ آنا مرنے کی علامت ہے لہٰذا میں کلکٹر ہوں۔ تو کیا یہی حال مرزا جی کا نہیں؟ اجی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اگر مر بھی گئے تو آپ عیسیٰ کیسے بن گئے۔ ہاں اگر عیسیٰ کی علامتیں مرزا جی میں پائی جائیں۔ تو ہمیں مرزا جی سے دشمنی تھوڑی ہے۔ خوشی سے عیسیٰؑ بن جائیں۔ مگر ان میں ایک علامت بھی نہیں

حدیث شریف میں ہے جب عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے۔ تو تمام دنیا میں مسلمان ہی مسلمان ہوں گے۔ مگر واقعات مخالف ہیں۔ بلکہ جو ۴۰ کروڑ مسلمان تیرہ سو سال میں بنے تھے وہ بھی مرزائی عقائد کے موافق کافر ہو گئے۔ (نعوذ باللہ) صرف دو تین لاکھ مرزائی ہیں۔ اچھا وہی جنت میں جا کر کبڈی کھیلا کریں۔

حضورؐ کا ارشاد ہے کہ ۳۰ دجال میرے بعد دعویٰ نبوت کریں گے۔ جو جھوٹے ہوں گے۔ ایک مثال بیان کی کہ ایک شخص نے مسیحیت کا دعویٰ کیا۔ ایک یک چشم نے کہا۔ کہ اگر نبی ہے تو میری دوسری آنکھ درست کر دے۔ مسیح صاحبان نے ایسا بے ڈھب ہاتھ رکھا کہ اچھی آنکھ بھی پھوٹ گئی۔ کانے سے اندھا ہو گیا۔ چنانچہ مرزا جی مسیح بنے تو جو مسلمان تھے۔ وہ بھی کافر بنا دیئے افسوس —

مرزا صاحب سے سوال ہوا کہ اگر کوئی آپ کی بیعت سے واقف نہ ہو۔ تو ایسے کے پیچھے نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں۔ فرمایا اسے پہلے واقف کرو۔ اگر تصدیق کرے تو بہتر۔ ورنہ نماز ضائع نہ کرو۔ حالانکہ مرزا جی کہتے ہیں میں کسی کو کافر نہیں کہتا اور فرماتے ہیں کہ اگر کوئی تصدیق نہ کرے نہ تکذیب اس کے پیچھے نہ پڑھو۔ اس پر الہام یہ ہے کہ وما ارسلناک الا رحمۃ اللعالمین۔ واہ کیا اچھی بات ہے اگر رحمۃ اللعالمین نہ ہوتے تو خدا جانے کیا اندھیر بپا کرتے

اس کے بعد منارۃ المسیح کا ذکر کرکے فرمایا کہ ہم تو سمجھتے تھے۔ کہ خدا جانے کتنا بڑا مینار ہوگا جس پر مسیح قادیانی نے اترنا ہے۔ مگر یہ تو ہماری مسجد جامع دیوبند کے مینار سے بھی چھوٹا ہے۔ جب کسی نے کہا کہ مسیح مینار پر اتریں گے تو اس کی تکمیل کے لیے منارہ بنوا دیا۔ لیکن تعجب ہے کہ خود پہلے نازل ہوگئے اور بعد میں بنا۔ وہی مثل ہوئی کہ استنجا کرلو پہلے، پاخانہ کرنا بعد میں۔

اس وقت ایک نمبردار

مرزائیت سے توبہ سلطان علی عمر تقریباً ۹۰ سال ساکن بہروچی ضلع گورداسپور نے مرزائیت سے توبہ کی۔ اس کے بعد ایک اور نوجوان چوہدری برکت علی ڈیری والا مرزائی عقائد سے تائب ہوا۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے مقرر نے کہا کہ "خدا کا ارشاد ہے باز آ ہستی باز آ" الخ اگر کوئی گناہ کرے اور توبہ کرے تو خدا کہتا ہے کہ میں اسے بخش دوں گا۔ اس پر آپ نے ایک دو روایتیں بیان کیں۔ حاضرین بڑی توجہ سے سنتے رہے۔ فرمایا کہ مرزا صاحب کے بعد "امیر المومنین" محمد علی صاحب اور مرزا محمود تو تھے ہی ایک تیسرے یوسف بھی ہیں۔ جوان دونوں کو نوٹس دے رہے ہیں کہ میری پیش گوئی ایسی پوری ہوئی کہ خود مرزا جی کی بھی کوئی پیشگوئی ایسی پوری نہ ہوئی۔ اس کے بعد فاضل مقرر نے مرزا جی کی کتاب نزول المسیح سے بعض مقام پڑھ کر سنائے

جن میں ان کے الہامات کا ذکر تھا۔ اور کہا کہ مرزا جی پیشگوئیوں کے گواہ ۶۰ لاکھ ہونگے۔ اس پر ایک دلچسپ قصہ بیان کیا کہ ایک لڑکا گھبرایا ہوا آیا۔ اور ماں سے کہا کہ مجھے آج ۲۴ بھیڑیے ملے۔ ماں نے کہا۔ جا باولا کہیں کا کیا کہتا ہے۔ لڑکا بولا۔ اچھا اگر یقین نہیں کرتی تو وہ سات ضرور تھے۔ ماں نے کہا۔ جنونی ہوگیا ہے۔ اس نے کہا اچھا چار تو تھے پھر ماں کے کہنے پر بولا۔ نہیں دو ہونگے۔ پھر بولا ایک تھا۔ آخر بولا کہ کتا کھڑکا تھا۔ بس ماننے والے تو ایک آدھ لاکھ ہونگے یا سوا لاکھ سمجھو۔ یہ ۶۰ لاکھ گواہی دینے والے کہاں سے آگئے۔ اور حضرت فرماتے ہیں کہ آسمان نے بھی میرے لیے گواہی دی۔ مگر لوگوں نے مجھے قبول نہ کیا میں وہی ہوں جس کے عہد میں اونٹ بیکار ہو جائیں گے (اذا العشار عطلت) پیشگوئی پوری ہو گئی۔ عرب و عجم کے اخبارات اس کی تائید کرتے ہیں۔ مگر قادیان کے رہنے والوں اور دوسرے لوگو۔ تم ہی بتاؤ۔ ایسا ہوا۔ کیا اونٹ کی قیمت پہلے سے کم جو گئی نہیں ہو گئی (سب نے کہا ہو گئی اور اونٹوں کا کام بڑھ گیا ہے)

اور سنو فرماتے ہیں حجاز ریلوے کا بننا میری پیشگوئی ہے۔ مگر خدا کی شان وہ ریلوے ہی نہیں۔ خبر نہیں اللہ میاں کو محبت تو مرزا جی سے ہے مگر کرتا ہے اس کے خلاف۔ مرزا صاحب کہتے رہے کہ قادیان میں طاعون نہیں آئے گا۔ مگر خدا نے بھیج دیا۔

بنے کیونکر کہ ہے سب کار الٹا
ہم الٹے بات الٹی یار الٹا

اسٹیل ٹاؤن میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی تشکیل

گزشتہ دنوں قادیانیوں نے اسٹیل ٹاؤن کے مسلم قبرستان میں قادیانی مردے کی تدفین پھر مسلمانوں کے بھرپور احتجاج کے بعد وہاں مسلمانوں میں جو بیداری کی لہر پیدا ہوئی اس کے نتیجے میں وہاں کے مسلمانوں نے عقیدہ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت کے سدباب کے لئے مجلس تحفظ ختم نبوت مقامی طور پر تشکیل دی گئی۔

۳ جنوری بروز جمعۃ المبارک کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے ناظم اعلیٰ اور ایڈیٹر ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل جناب مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا اسٹیل ٹاؤن تشریف لائے تھے انہوں نے خطبہ جمعہ سے قبل قادیانی ریشہ دوانیوں پر پاک کے جناب صاحب دادنے مجلس کی تشکیل کی ضرورت پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کو متحد ہوکر قادیانیوں کی خفیہ سرگرمیوں کے خلاف جہاد کرنا ہر مسلمان کا فریضہ ہے۔ بعد میں متفقہ طور پر جناب مولانا سید حافظ محمد صادق شاہ صاحب خطیب اعلیٰ جامع مسجد المصطفیٰ کو سرپرست اعلیٰ، جناب مولانا عبداللہ قریشی صاحب خطیب اعلیٰ جامع مسجد پی بلاک کو سرپرست، جناب مولانا بشیر احمد صاحب خطیب مسجد اسٹیل یارڈ اسٹیل ملز کو صدر، جناب خالد نعیم صاحب کو جنرل سیکرٹری، جناب میر عبدالکریم صاحب کو چیئرمین، مجلس شوریٰ۔ جناب مولانا عبدالخالق صاحب خطیب اعلیٰ مسجد بیڈ آفس اسٹیل ملز کو نائب صدر، جناب حکم خان صاحب کو نائب صدر (حلقہ مارکیٹ) جوائنٹ سیکرٹری محمد اسلم صاحب کو جوائنٹ سیکرٹری، سیکرٹری نشرواشاعت کے لئے جناب عبدالرؤف صاحب اور جناب میاں احمد گل کاکا خیل کو خازن منتخب کرلیا گیا۔ اس کے علاوہ جناب ملک محمد نواز صاحب، جناب مقبول الرحمٰن صاحب، جناب محمد سرور صاحب، جناب سہیل احمد صاحب، جناب محمد ایوب صاحب، جناب رانا حفیظ اللہ صاحب، جناب امیر اعظم صاحب، جناب حافظ محمد صدیق صاحب، جناب محمد یامین صاحب خود بین، کل دس افراد پر ایک مجلس شوریٰ تشکیل دی گئی۔ جن دوستوں نے مجلس کی رکنیت قبول کی ہے جناب محمد افضل صاحب، جناب صاحب داد صاحب، جناب فضل الرحمٰن صاحب، جناب نصیر احمد صاحب، جناب سعید خان صاحب، جناب عالم زیب صاحب، جناب غلام حیدر صاحب، جناب کابل خان صاحب، جناب محمد یوسف صاحب، جناب غلام مرتضےٰ صاحب، جناب شیر ولی خان صاحب، جناب عبدالرحمٰن جیکانی صاحب، جناب فیض علی صاحب، جناب محمد نواز صاحب،

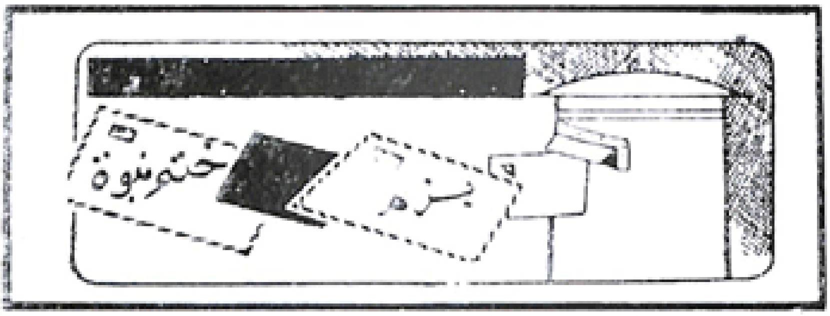

عمدہ اور معیاری رسالہ ہے

ہفت روزہ "ختم نبوت" ایک معیاری اور عمدہ رسالہ ہے جس میں قادیانیت کا صحیح تعاقب ہو رہا ہے اور پُر تاثیر مضامین سے مزین اور تحفظ ختم نبوت کے عنوان پر اچھا خاصا مواد اس میں موجود ہوتا ہے اور جدید حالات میں پرکشش بھی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ پاک اس کو مزید ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔

عبدالرحیم غفرلہٗ مہتمم مدرسہ رحیمیہ تعلیم القرآن شکر گڑھ

مولانا محمد اسحاق خان کا بیحد ممنون ہوں

بخدمت عبدالرحمٰن یعقوب باوا صاحب مدیر ہفت روزہ "ختم نبوت" کراچی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کا ارسال کردہ رسالہ ملا خوبصورت ٹائٹل عمدہ کتابت اور معیاری کاغذ کے ساتھ مرزا قادیانی کی رد میں علمی تحقیقی مضامین پڑھ کر انتہائی خوشی ہوئی دلی دعا ہے کہ اللہ رب العزت قدم قدم پر آپ کو کامیابی سے ہمکنار فرمائے۔ آمین۔

میں مولانا محمد اسحاق خان صاحب کا بیحد شکرگذار ہوں کہ انہوں نے دینی ضرورت کے پیش نظر رسالہ ختم نبوت میرے نام لگوایا ہے اگر چند مخلص اس راہ میں مولانا کے طریقہ کو اپنائیں تو رسالہ کی اندرون و بیرون ملک خاصی اشاعت ہو سکتی ہے۔

فقط والسلام

محمد عبدالخالق خطیب مرکزی جامع مسجد راولاکوٹ مرکزی سیکرٹری اطلاعات ونشریات جمعیت علماء

مسلمان رسالہ کو کامیاب بنائیں گے

محترم جناب قبلہ عبدالرحمٰن یعقوب باوا صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

جناب آپ کو منی آرڈر مل گیا ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ماشاء اللہ ہر ہفتے سے پہلے مل جاتے ہیں ماشاء اللہ اس کا ٹائیٹل دیکھ کر لوگ خود بخود متوجہ ہو جاتے ہیں ماشاء اللہ اس طرح کا میں نے کوئی رسالہ نہیں دیکھا۔ واقعی یہ معیاری رسالہ ہے، ہم امید کرتے ہیں کہ مسلمان کوشش کرکے اس رسالہ کو کامیاب وکامران بنائیں گے ہم انشاء اللہ اس رسالہ کو کامیاب کرانے کی پوری کوشش کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ العزیز۔

دعاؤں کا طالب

محمد عبداللہ معاویہ مکتبہ قاسمیہ چوک النبی الخاتم باب ابوبکر صدیقؓ روڈ کوٹ مراد خان۔ قصور۔

"ختم نبوت" علمی مواد کا مظہر ہے

گرامی قدر محترم عبدالرحمٰن یعقوب باوا صاحب

سلام مسنون۔ امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے ختم نبوت کے ہمراہ تحریر کردہ گرامی نامہ ملا۔ اس قابل سمجھنے اور رسالہ بھیجنے کا شکریہ۔ مولانا کا خط دبئی سے کل ہی ملا ہے۔ آج ان کو بھی جواب دے رہا ہوں۔ آپ کا پرچہ علمی مواد کا مظہر ہے خاصکر قادیانیوں کے بارہ میں اس قسم کے مستقل جریدے کی ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی ہے جسکو آپ حضرات نے پورا کر دیا ہے، رب العزت آپ حضرات کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے، آمین۔

عبداللطیف شاہ مظفرآباد، آزاد کشمیر

منظور احمد حافظ آباد بلوچستان

گذارش یہ ہے کہ رسالہ ختم نبوت ہمیشہ پڑھتا رہتا ہوں گذشتہ ایک شمارے میں ذکریوں کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا تھا اسے پڑھ کر بے حد خوشی ہوئی قادیانیوں کی طرح ذکری بھی منکر ختم نبوت ہیں نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج کے منکر ہیں، آپ کے رسالے میں ان کے عنوان سے مضمون ضروری ہے۔ کیونکہ ان سے بہت کم لوگ واقف ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ میری ان باتوں پر غور کریں گے۔

ذکری عقائد

ذکری بلوچستان کے جنوب مغرب و مشرق میں کافی تعداد میں آباد ہیں اور کراچی، ٹھٹھہ میں ان کی کافی تعداد موجود ہے اور بلوچستان کے مشہور شہر تربت میں ان کا مصنوعی حج بھی ہے جہاں ہر سال ذکری حضرات ۲۷ رمضان المبارک میں حج کرنے جاتے ہیں ۱۹۴۷ء سے پہلے اسے حج کا نام دیتے ہیں۔

لیکن پاکستان بننے کے بعد انہوں نے حج کے بجائے زیارت کا نام دیا۔ ذکری حضرات کی عبادت بھی عجیب ہے ایک گول سا حلقہ ہوتا ہے درمیان میں ایک خوش آواز عورت کھڑی ہوتی ہے۔ عورت مہدی کی تعریف کرتی ہے اور بقایا لوگ جواب دیتے ہیں یہ لوگ عبادت کے وقت شلوار اتارتے ہیں عورتیں بھی شلوار اتارتی ہیں اس خیال سے کہ شلوار پلید ہوتا ہے اور اس سے عبادت ناجائز ہے اور یہ لوگ رمضان المبارک کے روزوں کے منکر ہیں رمضان کے بجائے ذوالحج کی پہلی عشرہ کا روزہ رکھتے ہیں۔ اور رمضان کے روزے ان کے مذہب میں منسوخ ہیں۔

نماز بھی ان کے ہاں منسوخ ہے اور نماز کی جگہ وہ ذکر کرتے ہیں جو ایک مخصوص طریقے پر ہوتی ہے اور زکوٰۃ کے بھی منکر ہیں زکوٰۃ مال کی دسویں حصے کا نکالتے ہیں اور ان کا ملائی (پیشوا) ان کے مال سے جتنا بھی چاہیے لے جا سکتا ہے۔

مسلمانوں کی طرح عید بھی مناتے ہیں لیکن ان کے ہاں نماز عید وغیرہ کا اہتمام نہیں ہے۔

فقط منظور احمد از حافظ آباد بلوچستان

ہم سب کیلئے ذخیرہ آخرت ثابت ہو

حضرت العلامہ زید مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ: ہفت روزہ انٹرنیشنل "ختم نبوت" موصول ہو کر باعث مسرت ہوا اس وقت اس کی اشد ضرورت تھی جن حضرات نے بحمد اللہ اس ضرورت کو باحسن طریق پورا کرنے کا فریضہ انجام دیا ہے اللہ تعالیٰ اس سعی کو مشکور فرمائے۔

انشاء اللہ اس بار پوری کوشش ہوگی کہ اس کا حلقہ جس قدر بھی وسیع ہو کیا جائے تاکہ قادیانی فتنہ ریشہ کی دوانیوں سے سب لوگ آگاہ ہو سکیں۔ اور ہم سب کے لئے ذخیرہ آخرت ثابت ہو۔

بہترین رسالہ ہے

میں پابندی کے ساتھ ختم نبوت رسالہ کو پڑھتا ہوں۔ اور یہ ایک اچھا اور بہترین رسالہ ہے اور انشاء اللہ اس کی وجہ سے بہت سے مسلمانوں کو فائدہ پہنچ رہا ہے اور میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ اس کے سرپرستوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔ اور آپکو اور زیادہ کامیابی عطا فرما دیں۔

آپ کا مخلص احمد حسین ندیم ابوظہبی

ختم نبوت ترقی کی راہ پر

ختم نبوت کے جریدہ کو پڑھ کر بہت خوشی ہوتی ہے کہ جناب کی کوششوں اور کاوشوں کا نتیجہ ہے کہ روز بروز ترقی کرتا جا رہا ہے اور بالخصوص اب اخباری کاغذ کی بجائے سفید کاغذ کا استعمال بہت بڑی ترقی ہے خدا آپکو اور آپ کو آخری دم تک اسی طرح مصطفےٰ کا پیغام پہنچانے کی توفیق دے۔ آمین

منجانب حسین کاروں کلیانہ اسلام آباد

شہدائے ختم نبوت کا حساب باقی ہے

آنکا سالارجو نسالت حضرت علامہ شیخ التفسیر موصول ہوا آپ دونوں کا دلی طور پر ممنون و مشکور ہوں جزاکم اللہ تعالیٰ اس پر آشوب پر فتن دور میں جہاں ایک فتنہ کا سر دبایا جاتا ہے تو دوسرا فتنہ ابھر آتا ہے اسلام کے خلاف تمام طاغوتی اور سرکش طاقتیں اور ان کے آلہ کار منظم ہو کر برسر پیکار ہیں۔ الکفر ملۃ واحدہ۔

عجب چکر میں آیا ہے زمانہ حبیب دوراں کا
ادھر ڈالا ادھر ادھر ڈالا ادھر نکالا ادھر ادھر

لیکن اللہ پاک نے علماء حقہ کی جماعت کو ہر دور میں دشمنان دین متین کے مقابلہ کے لئے قائم فرمایا جنہوں نے فرنگی سامراجی فتنوں اور ان کے ایجنٹوں کا تعاقب کیا۔ اور ان کو کیفر کردار تک پہنچا کر دم لیا ابھی شہدائے ختم نبوت کے خون کا حساب باقی ہے یہ ان کی قربانیوں کا صدقہ ہے کہ آج قادیانیت کو اپنے ملک میں رہنا بھی میسر نہیں۔ در بدر مارے مارے پھر رہے ہیں۔ ایسے حالات میں ہفت روزہ ختم نبوت جس آب و تاب سے نمودار ہوا ہے قابل صد تحسین ہے بالخصوص ٹائٹل کا غذ اور عمدہ پرنٹنگ اور علمی ادبی دینی معلوماتی مضامین نے تو چار چاند لگا دیئے ہیں رنگ بھر دیا ہے۔ واقعی ایسے دیدہ زیب اور علمی رسالہ کی شدت سے کمی محسوس کی جا رہی تھی اللہ تعالیٰ آپکو کامیابی و کامرانی سے نوازے۔ بندہ زیادہ سے زیادہ خریدار بنانے کی تحریک میں مصروف ہے انشاء اللہ۔

والسلام ڈاکٹر ابو عدنان اختر الزمان غوری صدر موتمر عالم اسلامی صدر جمعیۃ العلماء جموں کشمیر صدر ادبیات صوبہ سرحد ایسوسی ایشن سیکرٹری جنرل اسلامک میڈیکل کونسل۔

آپ کا مشن قابل صد مبارکباد ہے

آپ کی طرف سے ہفت روزہ "ختم نبوت" برابر موصول ہو کر موجب منت و مسرت ہو رہا ہے۔ آپ جس ہمت و استقامت سے ختم نبوت کے مشن کو لے کر چل رہے ہیں وہ قابل صد مبارکباد ہے پرچہ کو آپ نے جو نیا روپ دیا ہے

شکریہ موصوف کے اختیار زبان سے نکلتا ہے سے

بہار عالم حسنش دل و جان تازہ می دارد
برنگ اصحاب صورت را بجز اصحاب معنی را

اور دل سے دعا نکلتی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور دیگر تمام کارکنان کو پوری امت کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور آپ کا قلم رد قادیانیت بھی خوب جولانیاں دکھائے۔ اس تحریک سے ہمیں ادارہ جامعہ ڈابھیل کو معنوی نسبت خصوصی طور پر یہ حاصل ہے کہ محدث عصر حضرت العلامہ مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تمام توانائیاں اسی تحریک پر قربان فرمائیں اور آخری مرض وفات میں بھی اس فرقہ باطلہ کی تردید و استیصال کے جذبہ میں محنت سفر برداشت فرمائی۔ آپ جس پامردی سے یہ کام کر رہے ہیں اس پر رشک آتا ہے کہ اس وقت گونا گوں امراض کا شکار ہوں اور چلنے پھرنے سے بھی معذور اس لئے دعا ہے کہ شدید نتائج ہوں جبکہ آپ سے اور تمام رفقاء سے درخواست ہے۔

فضل باری تعالیٰ

مسئلہ ختم نبوت دین کا اہم اور بنیادی مسئلہ ہے اس مسئلہ سے صرف نظر کرنا پورے دین کو نظر انداز کر دینے کے مترادف ہے۔ اللہ رب العزت نے اس مسئلہ کے متعلق قرآن مقدس میں ایک سو سے زائد آیات کریمہ نازل فرمائیں۔ حضور خاتم الانبیاء والمرسلین کی اس مسئلے کو سمجھانے کے لئے دو سو سے زائد احادیث شریف منقول ہیں۔ زمانہ نبوت سے لیکر تا حال امت محمدیہ کا اس مسئلہ پر اجماع چلا آ رہا ہے کہ جو شخص بھی تاجدار ختم نبوت کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ گردن زدنی ہے۔

چنانچہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے ساتھ صحابہ کرام نے قتال کیا۔ منجملہ ان مدعیان نبوت کے ایک مرزا قادیانی بھی ہے جس نے نبوت کا دعویٰ کیا اور امت مسلمہ کو گمراہ کرنے کی انتھک کوشش کی۔ پاکستان میں مختلف جگہوں اور علاقوں میں نبوں

نے گمراہی کے جال پھیلائے۔ چنانچہ ضلع ڈیرہ غازیخان میں ایک مشہور و معروف قصبہ ہے ”جھکڑ امام شاہ“ جس میں مرزائیت کا گڑھ ہے۔ انہوں نے وہاں ایک عبادتخانہ بھی بنایا ہوا ہے اور جمعۃ المبارک کے دن نماز با جماعت بھی ادا کی جاتی ہے۔ اس علاقہ میں عرصہ دراز سے علماء حق کی تقریریں ہوتی آئی ہیں مگر اہلسنت و الجماعت کا کوئی مرکز، مدرسہ، مسجد نہیں تھی جہاں پر پرچم ختم نبوت لہرا سکیں۔

ابھی حال ہی میں لسکانی قوم کے رئیس حاجی غلام حسین صاحب نے پچاس مرلے مدرسہ کے لئے وقف کئے۔ چنانچہ مدرسہ کا سنگ بنیاد تبلیغی جماعت کے امیر کے ہاتھوں رکھا گیا اور مدرسہ کا نام دارالعلوم عثمانیہ تجویز کیا گیا۔ اس علاقہ میں مرزائیت نے ہزار جتن کئے کہ یہاں پر مرکز نہ بنے مگر ختم نبوت کے تصدق مدرسہ ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ اس مدرسہ کی سرپرستی کا سہرا مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ڈیرہ غازیخان کے امیر الحاج مولانا صوفی اللہ دتہ صاحب مدظلہ اور مولانا امام بخش صاحب جلبانی مدظلہ کے سر پر ہے جبکہ مہتمم اس مدرسہ کے مولانا اللہ دتہ عثمانی ہیں۔

(حافظ محمد قاسم جلبانی بلوچ۔ ڈیرہ غازیخان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایسے دور میں جبکہ جرائد و رسائل کم ہیں اس کے ساتھ ساتھ حق بات کہنے سے ہچکچاتے ہیں۔ آپ کا رسالہ بے خوف و خطر دین کی صحیح خدمت کرتا ہے اور اس کا پورا پورا حق ادا کرتا ہے۔ میرے پاس وہ الفاظ نہیں جس کے ذریعہ میں ختم نبوت جو ایک مایہ ناز شاہکار رسالہ ہے، اس کی تعریف میں کچھ لکھ سکوں اس لئے صرف اتنا عرض کروں گا کہ یہ رسالہ بیشک اپنی مثال آپ ہے۔ اس کے مطالعہ سے ایمان کو تازگی ملتی ہے اور علم و فہم کچھ اس طرح ہے کہ اس سے ہم مستفیض ہوتے ہیں، بیداری میں اضافہ ہوتا ہے اور یہ سب اس شاہکار کو منظر عام پر لانے کے انتھک محنت کرنے والوں کی کاوشوں کا نتیجہ ہے اس کے مطالعہ سے لوگوں میں جذبہ ایمانی کا اضافہ ہوتا ہے۔ میری دلی دعا ہے کہ خداوند عزوجل اس رسالے کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا کرے۔ نیز وہ تمام افراد جو اس کی خدمت میں مشغول ہیں ان کی توفیقات میں اضافہ کرے۔ حقیقت آپ کا رسالہ ایسا ہے جو دشمن اسلام عناصر کی گمراہ کن پروپیگنڈہ کی کچھ اس انداز سے قلعی کھولتا ہے کہ حق و باطل دونوں نکھر کر سامنے آجاتے ہیں

آپ کے جواب کا منتظر،
محمد قاسم متعلم مدرسہ عربیہ اسلامیہ ٹوانکی نقیبوا
ضلع لاڑکانہ۔

بقیہ :- گمنام سپوت

میں کامیاب ہوا۔ مگر وہ مشن جس کے لئے انہوں نے اتنی تگ و دو کی۔ پیدل چلے، رات سفر میں کاٹی۔ ناکام ہو گیا۔ کیونکہ پولیس نے وہاں سے گرفتار کر لیا تھا، میانوالی جب آئے تو سی۔ آئی ڈی ملتان کے ایک افسر شاید انکا نام اکرم الحق یا انعام الحق۔ انہوں نے نابینا عالم کو دیکھا۔ تو وہ حملہ کر کے سخت سست کہتے رہتے۔ مگر دوسری طرف فرض کی پکار کے ساتھ ساتھ انسانی ہمدردی کا جذبہ اور عالموں کی اس قربانی پر وہ حیران و ششدر رہ گیا۔ حافظ مرحوم کو بعد میں بتایا گیا تھا۔ کہ وہ یہ وعدہ ضرور کرتا رہا۔ کہ میں انہیں جلد از جلد رہا کرواؤں گا۔ قیامت کے دن میرے اعمال نامہ میں جب ایسے عالم و فقیہ۔ کی گرفتاری کا حکم بارگاہ ایزدی میں میرے سامنے ہوگا۔ تو میرا کیا جواب ہوگا۔ میں یہ سوچ کر لرزہ براندام ہوتا ہوں۔

حافظ صاحب نے اس دوران قید و بند کے مراحل طے کئے۔ اور پھر رہائی کی پالیسی کے بعد رہا ہوئے جیل کے دنوں کی روئیداد کبھی کبھار بڑے مزے سے سناتے تھے۔

اتفاق ملاحظہ ہو۔ جب انہیں موت آئی تو اسی ”بستی لنڈی“ میں وہ ان دنوں اسی بستی کے مدرسہ میں مقیم تھے دل کے مریض تو تھے ہی۔ مگر کسے معلوم ہوتا ہے کہ وقت کب آتا ہے۔ وہاں ہی دل کا دورہ پڑا ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۹ء میں وہاں جان جان آفریں کے سپرد کی۔ میت میانوالی لائی گئی۔ ہر مکتب فکر کے علماء انہیں خراج عقیدت پیش کرنے آئے انکی قبر آج بلوخیل روڈ پر ”بن“ سلطان زکری مرحوم کے غربی کنارے موجود ہے۔ کبھی کبھار شاگرد اور سابق احباب گذرتے ہوئے چند ساعتیں اس مرد مجاہد کے پاس ٹھہرتے ہیں۔ مغفرت کے لئے ہاتھ اٹھاتے ہیں جنکی زندگی کا مقصد رضائے الٰہی ہو۔ انکے کارنامے تشہیر کے اگرچہ محتاج نہیں ہوتے مگر پھر بھی ان جذبوں اور قربانیوں سے دوسرے کچھ سبق حاصل کرتے ہیں۔ یہی جذبہ اس لکھنے کا سبب ہے۔

بقیہ :- قادیانی کی داستان

نہ تھے۔ مزید معلوم ہوا کہ ان کا شکار کا لمبا پروگرام ہے۔ خان صاحب کی بے چینی میں اضافہ ہو رہا تھا ان کی بے چینی کم کرنے کے لیے میں نے ان سے چیک لے لیا۔ ایک فائل کور میں رکھ کر کوئی دوسرا کام نکال کر پریذیڈنٹ صاحب کے کمرے میں چلا گیا

قادیانی افسروں کا ٹمک ٹکا بھی
انہیں سزا سے نہ بچا سکا۔

ایک دو چیک پر دستخط کروائے اور پریذیڈنٹ کی نظریں بچا کر وہ فائل کور پریذیڈنٹ کے کاغذات میں رکھ کر چلا آیا خان صاحب کو بتایا تو ان کے سینے کا بوجھ ہلکا ہوا۔ پریذیڈنٹ صاحب نے دوسرے دن ”SEEN“ لکھ کر واپس بھیج دیا۔ سب کاغذات واپسی پر فاروقی کے پاس آتے تھے۔ اس نے وہی فائل کور اور خان صاحب کی خط کشیدہ کاپی دیکھی تو غصہ سے پاگل ہو گیا۔ اس کا چپڑاسی خان صاحب کے پاس آیا کہ فاروقی صاحب نے سلام دیا ہے خان صاحب کو کھٹک گئی۔ فاروقی نے اداریہ والا صفحہ کھول کر خان صاحب کے آگے پھینکا۔ جہاں اس کا نام لکھا ہوا تھا، اس کے سامنے حاشیہ میں فاروقی نے لکھا ہوا تھا، آئی ایم ناٹ

اے قادیانی۔ لفظ ناٹ کو لال سیاہی سے دو دفعہ خط کشیدہ کیا ہوا تھا۔ بات صحیح تھی کیونکہ فاروقی مرزائی تو تھا مگر قادیانی کے بجائے لاہوری پارٹی سے تعلق رکھتا تھا۔ ویسے بھی مرزائی خود کو قادیانی یا مرزائی کہلوانا پسند نہیں کرتے بلکہ خود کو احمدی کہتے ہیں۔ پوچھا یہ پرچہ کیسے پریذیڈنٹ صاحب کو پہنچا جبکہ منع کر رکھا تھا کہ نوائے وقت اور چٹان پریذیڈنٹ کو نہیں بھیجنا کیونکہ وہ پسند نہیں کرتے خان صاحب نے لاعلمی ظاہر کی مگر چونکہ جھوٹ بولنے کی عادت نہیں تھی اس لیے چہرے سے اعتراف صاف ظاہر تھا۔ دوسرے دن فاروقی نے خان صاحب کو واپس وزارت اطلاعات میں بھیج دیا۔ میں نے اختر الوہاب سے ٹیلیفون پر بات کرنے کی کوشش کی مگر وہ نہ مل سکے اور خان صاحب اپنا سیکیورٹی پاس جمع کروا کر وزارت اطلاعات میں چلے گئے۔

بقیہ :۔ مجدد نکریہ

ما انا علیہ واصحابی پر عمل کرتا ہے! مسٹر شریف اشرف نے اس مرحلہ میں مرزا صاحب کے مجدد ہونے کی بھی تصریح کی اور بتلایا کہ آپ مجدد بھی تھے۔ ہمیں اس سے اتفاق ہے مگر تھوڑی سی ترمیم کے ساتھ یعنی مجدد الضلالۃ۔ مرزا صاحب سے پہلے جتنے مدعی نبوت گذرے تھے ان کی خرافات واہیات مرزا صاحب کی لغویات، خرافات کی بہ نسبت بہت کم تھیں۔ مرزا صاحب گالی گلوچ کے مجدد تھے۔ جھوٹی پیشگوئیوں کے مجدد تھے۔ امید ہے کہ قادیانی بھی اپنی کتابوں کی روشنی میں انہیں اسی طرح کا مجدد سمجھیں گے۔

بقیہ :۔ آپ کے مسائل

کیا ایسے ہیں ان کے اشتراک سے مسلمانوں کا تجارت کرنا یا ان کی دوکانوں سے خرید وفروخت کرنا یا ان سے کسی قسم کے تعلقات یا راہ و رسم رکھنا از روئے اسلام جائز ہے؟

جواب :۔ صورت مسئولہ میں اس وقت چونکہ قادیانی کافر محارب اور زندیق ہیں اور اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت نہیں سمجھتے بلکہ عالم اسلام کے مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔ اس لیے ان کے ساتھ تجارت کرنا خرید و فروخت کرنا ناجائز و حرام ہے کیونکہ قادیانی اپنی آمدنی کا دسواں حصہ لوگوں کو قادیانی بنانے میں خرچ کرتے ہیں گویا کہ اس صورت میں مسلمان بھی سادہ لوح مسلمانوں کو مرتد بنانے میں ان کی مدد کر رہے ہیں لہذا کسی بھی حیثیت سے ان کے ساتھ معاملات ہرگز جائز نہیں۔

اسی طرح شادی غمی، کھانے پینے میں ان کو شریک کرنا عام مسلمانوں کا اختلاط، ان کی باتیں سننا، جلسوں میں ان کو شریک کرنا، ملازم رکھنا، ان کے ہاں ملازمت کرنا۔ یہ سب کچھ حرام بلکہ دینی حمیت کے خلاف ہے۔ فقط واللہ اعلم۔

——— محمد یعقوب برہانی، محمد علیم مرات، کراچی۔

بقیہ :۔ حضرت شاہ اسماعیلؒ

کا ہی اثر تھا کہ آپ بے دھڑک رنڈیوں اور طوائفوں کے بالا خانوں پر انہیں وعظ و نصیحت کرنے چلے جاتے تھے ورنہ انسان ان مقامات پر جانے سے بھی کتراتا ہے اور اپنی توہین تصور کرتا ہے۔ ایک دفعہ ایک مشہور طوائف موتی کے مکان پر چلے گئے آواز دی تھوڑی دیر بعد ایک لڑکی مکان سے نکلی مولانا نے فرمایا "فقیر ہوں" وہ اندر چلی گئی اور کچھ پیسے لا کر مولانا کو دینے چاہے۔ آپ نے فرمایا "میں ایک صدا کہا کرتا ہوں۔ بغیر صدا کیے لینا میری عادت نہیں تم اپنی بائی سے کہو میری صدا سن لے" لڑکی نے جا کر رنڈی سے کہہ دیا اس نے کہا اچھا بلا لے وہ بلا کر لے گئی۔ مولانا جا کر صحن میں رومال بچھا کر بیٹھ گئے۔ آپ نے سورۃ والتین لَقَدْ خَلَقْنَا سے اَسْفَلَ سَافِلِیْنَ تک تلاوت فرمائی اس کے بعد اس قدر مؤثر تقریر کی کہ جنت و دوزخ کا نقشہ کھینچ کر رکھ دیا۔ موتی کے علاوہ اور بہت سی اس جیسی تھیں، اور لوگ بھی تھے سب پر یہ اثر ہوا کہ دھاڑیں مار مار کر رونے لگے کہرام مچ گیا۔ انہوں نے سب ساز و آواز تباہ کر دیا۔ جب کچھ افاقہ ہوا تو موتی اور اس کے ساتھی تائب ہو گئے۔

مولانا کے اس طرح بے دھڑک بالا خانوں پر چلے جانے کو دیکھ کر کسی نے پوچھا "تمہارے پڑ دادا، تمہارے دادا، تمہارے والد اور تمہارے چچا ایسے ایسے تھے تم ایسے خاندان کے فرد ہو جس کے سامنے بادشاہ تک سرنگوں ہے ہیں مگر تم نے اپنے آپ کو ذلیل کر لیا ہے اتنی ذلت ٹھیک نہیں" مولانا نے ٹھنڈی سانس بھری اور فرمایا "آپ اس کو میری ذلت سمجھتے ہیں، یہ تو کچھ بھی نہیں ہے میں تو اس روز سمجھوں گا کہ آج میری عزت ہوئی جب دلی کے بدمعاش میرا منہ کالا کر کے گدھے پر بٹھا کر چاندنی چوک میں میرا جلوس نکالیں گے اور میں کہتا ہوں گا: قال اللہ کذا وقال الرسول کذا" پھر فرمایا "جب اسماعیل خدا اور رسول کا پیغام سنانے نکلا ہے تو سب کو سنائے گا" آپ نے اول اپنے دل سے کہا اگر تیرے بدن کی بوٹی بوٹی کر کے چیلوں کو کھلا دی جائے یا جسم کو ہاتھی کے پاؤں سے باندھ کر کھنچوا دیا جائے تو اس وقت بھی اللہ کا حکم سناتا رہے گا؟ دل نے کہا جب تک میرے اندر سانس ہے خدا کی بات کہنے سے کسی عذاب اور عقوبت سے نہیں ڈروں گا۔ یہ چند واقعات ہیں مولانا کی بے باک طبیعت کے ورنہ ایسے بیسیوں اور واقعات بھی ہیں جو مولانا کی بیباک طبیعت کا پتہ دیتے ہیں۔

بقیہ :۔ خصائل نبویؐ

معاملہ ہے جو تم کو بعض آنے والے امراء کے تجربہ حال سے معلوم ہو گا۔ اس لئے کہ تم ان امراء کا عنقریب تجربہ کرنے والے ہو جو بعد میں آنے والے ہیں۔

فائدہ یعنی حضرت سعدؓ کا مقصد اپنی اس حالت کے بیان کرنے سے دو امر ہیں۔ اول یہ کہ دین کے بارے میں جو مشقت اٹھائی جاتی ہے اس کا ثمرہ دنیا میں بھی اکثر ملتا ہے۔ اس لئے تم لوگ جو مشقت برداشت کرو گے انشاء اللہ اس کا ثمرہ پاؤ گے۔ دوسرے یہ کہ اس وقت کے امراء سے اگر کوئی ناگواری کی بات تم کو پیش آئے اس کو برداشت کرو کہ یہ بہت غنیمت ہے ان حالات کے اعتبار سے جو عنقریب آنے والے ہیں۔

میانوالی کا گمنام سپوت

حافظ محمد احمد

تحریر: عبدالحق موسیٰ خیل

میانوالی کے مرحوم خیر خلق کے [illegible] کارنامے نمایاں اگرچہ بہت ہیں۔ مگر منظر عام پر بہت کم آئے ہیں ذیل میں ان کا ایک یادگار واقعہ جسکے کردار مولانا حافظ محمد احمد مرحوم ہیں۔ پیش کیا جاتا ہے۔

نام محمد احمد ابن یار محمد۔ شہر میانوالی سے مغرب میں واقع کچہ کے گاؤں گلوگارہ میں ایک غریب اور علم کی روشنی سے محروم گھرانے کے چشم و چراغ تھے۔ مگر قدرت نے زیور علم سے آراستہ و پیراستہ کیا۔ اور بدرالدین کا نام روشن کیا قدرت نے آپ کو علم و فضل سے نوازا۔ صبر و شکر، توکل و استغنا، ہمت و جرأت جیسے اوصاف کا پیکر بنایا۔ عمر عزیز کا بیشتر وقت اگرچہ تعلیم و تعلم میں گزارا۔ مگر وطن عزیز کی تحریکوں سے بے نیاز نہیں تھے۔ مجاہد تھے اور مجاہدوں کے قدردان۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری مرحوم کے عقیدت کیش تھے۔ اس عقیدت کو عمر بھر نبھایا۔ اصول پسند اور دینی جذبہ سے سرشار تھے۔ حب رسول اور عشق مصطفےٰؐ کی شمع دل میں فروزاں تھی۔ آنکھوں سے نابینا مگر دل کے بینا تھے ناموس رسالت کی خاطر قید و بند تک پہنچے۔ جب بات دین کی ہو اور مسلمان پیچھے ہٹ جائے ناممکن ہے۔ اس میں بینا و نابینا، عالم و جاہل، صحیح و سالم، اور معذور و مجبور کی بات اور تمیز نہیں ہوتی۔ ہر فرد بشر ایثار و قت اور اپنی جان و مال پیش کرنے میں سعادت سمجھتا ہے۔ حافظ صاحب مرحوم مدرسہ قاسم العلوم بلو خیل میں استاد ہیں۔ اس واقعے کا تعلق ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت سے ہے۔

(راقم الحروف ان دنوں مدرسے کا طالب علم تھا اور اس واقعہ میں حافظ صاحب مرحوم کے ہمراہ اس سفر میں رفیق سفر تھا)

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں دوسرے اضلاع کی طرح میانوالی میں بھی رواں دواں تھی۔ حکومت بزعم خویش ایک فریق تھی دوسرا فریق عوام سر ہتھیلیوں پر اور کفن سروں پر باندھے ناموس رسالت پر قربان ہونے کیلئے بے قرار تھا جلسے اور جلوسوں کا بازار گرم تھا۔ عوامی رجحانات کہیں بہت تیز کہیں دھیمے۔ کسی شہر میں تحریک کی آندھیاں طوفان خیز تھیں۔ کہیں ہوش پر جوش غالب تھا کہیں جوش پر ہوش کی حکمرانی تھی۔ جہاں سے خبر ملتی کہ اس جگہ ذرا اور تیزی کی ضرورت ہے تو گرفتاریوں کی رفتار وہاں سے تیز کر دی جاتی۔

اسی اثنا میں حافظ صاحب مرحوم کے وارنٹ گرفتاری جاری ہوئے۔ کیونکہ پکڑ دھکڑ اور شور شغب سے حکومت اس تحریک کو ٹھنڈا رکھنا چاہتی تھی۔ فیصلہ ہوا کہ گرفتار ہونا ہی ہے۔ تو وہاں سے گرفتاری پیش کی جائے۔ جس کے سبب حکومت کیلئے ضرب کاری ہو۔ تاکہ یہ گرفتاری لامتناہی گرفتاریوں کا پیش خیمہ ثابت ہو۔ لہٰذا بھکر میں جلسہ عام سے خطاب کرنے کے بعد عوام الناس کے سامنے ایک نابینا عالم دین اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کرے گا۔ تو جذبہ زیادہ فزوں ہوگا (راقم کو بتایا گیا) دوپہر کا وقت تھا۔ کہ استاد محترم حافظ محمد احمد ایک ضروری معاملہ کیلئے باہر جا رہے ہیں۔ پتہ چلا۔ پولیس کے آدمی گرفتار کرنے کیلئے مدرسہ میں ایک دو چکر لگا چکے ہیں لہٰذا مدرسہ کی چار دیواری سے باہر جانا چاہتے ہیں مدرسہ سے نکل کر مغرب کی طرف چلے گئے۔ اور حقیقت حال کی وضاحت کے بعد حکیم عبدالرحیم خان کے پاس غیر معروف راستہ کاٹ کر پہنچے۔ حکیم صاحب کو بتایا گیا۔ کہ اہم مشن پر ہوں۔ عشق مصطفےٰؐ کے صدقے قید و بند کی راہیں کھل گئی ہیں لہٰذا گرفتاری سے پہلے بھکر پہنچنا ضروری ہے۔ شام کے بعد ہم عید گاہ میانوالی کے پاس سے گزر کر بلو خیل پہنچے۔ اور پھر جنوب کی جانب مخدوم جاجی صاحب کے مزار کیطرف چل پڑے۔ شاید پولیس تاک میں تھی۔ چند منٹ بعد وہاں پولیس پہنچی۔ مگر ناکام ہوئے پولیس والے حیران تھے۔ شہر کے راستوں پر ناکہ بندی تھی۔ اسٹیشن اور اڈوں پر سی۔ آئی۔ اے سٹاف متعین تھا۔ وہ گئے تو کہاں۔ نابینا شخص جو تنہا سفر نہیں کر سکتا۔ معذوری کے سبب اکٹھے دو آدمی تو ہوں گے۔

حافظ صاحب کا ارادہ کندیاں پیدل جانے کا تھا فاصلہ اگرچہ زیادہ تھا۔ مگر جذبہ جواں تھا جب جذبہ بیدار ہو جائے اور انسان فیصلہ کرے نصرت ایزدی شامل حال ہوتی ہے۔ پولیس میانوالی میں سرگرداں رہی حافظ صاحب کندیاں پہنچے اور صبح گاڑی پکڑ کر "دریا خان" جا پہنچے۔ مجلس عمل کی ہدایت یہی تھی۔ کندیاں سے آگے پہنچانے کا پروگرام انکا اپنا تھا۔ راقم الحروف کندیاں سے میانوالی آیا اور ذمہ دار حضرات کو صورت حال سے آگاہ کیا۔

ادھر تیسرے دن ایک طالب علم نئی ہدایات لیکر جا رہا تھا۔ کہ حافظ صاحب بھکر کل کس وقت پہنچیں اور جلسہ عام سے خطاب کریں۔ پولیس کا سپاہی اس گاڑی میں نامعلوم کب سوار ہوا۔ شاید راز آؤٹ ہو چکا تھا۔ گاڑیوں بسوں ہر جگہ موضوع بحث گرفتاریاں اور تحریک تھی۔ کسی طرح پولیس کے سپاہی کو حافظ مرحوم کے "لنڈی بستی" میں رہنے کا علم ہوا۔ پولیس وہاں پہنچی اور تحریک کی رگوں میں خون دوڑانے والا، جذبوں کو فروزاں کرنے اور مہمیز دینے والا کو مقصد

باقی ۲۵ پہ

WEEKLY KHATME-NUBBUWAT KARACHI
Registered S. No. 322(

لٹریچر کی اشاعت میں حصہ لیجئے

اندرون و بیرون ملک سے مسئلہ ختم نبوت اور ردِ قادیانیت کے موضوع پر لٹریچر کی شدید مانگ ہے اور اس میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ جب سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنی سرگرمیوں کا دائرہ پوری دنیا میں پھیلایا ہے ——— مرکزی دفتر ملتان اور کراچی دفتر میں بیرون ملک سے لاتعداد خطوط موصول ہو رہے ہیں جن میں انگریزی اور عربی میں لٹریچر کا تقاضا ہوتا ہے۔

اَلحَمدُ لله ——— ہم ان تمام تقاضوں کو پورا کرنے میں کامیاب ثابت ہو رہے ہیں۔ اس وقت اللہ کا شکر ہے ہم نے مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب کوئی خطہ ایسا نہیں چھوڑا جہاں ہم نے اپنا لٹریچر نہ پھیلایا ہو۔ ہمارے لٹریچر کی ترسیل ہوائی ڈاک سے ہوتی ہے جس پر بھاری رقم خرچ ہوتی ہے اس کے علاوہ بیرون ملک جانے والے مسافروں کے ذریعہ بھی بہت سا لٹریچر بھیجا جا رہا ہے۔

اس وقت انگریزی اور عربی میں زیادہ سے زیادہ لٹریچر شائع کرنے کی اشد ضرورت ہے — عربی اور انگریزی میں شعبہ تصنیف و تالیف کا بھی منصوبہ ہے جس کے لیے بھی فنڈ کی اشد ضرورت ہے۔

لہٰذا ہم پوری امت کے اہل خیر سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ ہمارے "اشاعت فنڈ" میں دل کھول کر عطیات دیں تاکہ دنیا کے چپے چپے میں ہم لٹریچر پہنچا سکیں۔

رقوم بھیجنے کے لئے

عالمی مرکزی دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ۔ ملتان
فون ——— 76338

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی، جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

پرانی نمائش۔ کراچی ۳ ، پاکستان - فون — ۷۱۱۶۷۱

کراچی میں "رقوم" براہ راست بنک میں بھی جمع کرا سکتے ہیں۔

(۱) الائیڈ بنک آف پاکستان ، بنوری ٹاؤن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۲۶۲

(۲) الائیڈ بنک آف پاکستان ، کھوڑی گارڈن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۷۵۹